لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ

داڑھی کی اہمیّت

مُصنّف:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃُ اللہ علیہ

●

غُلام رسُول سعیدی کے
گمراہ کُن نظریات کا رد
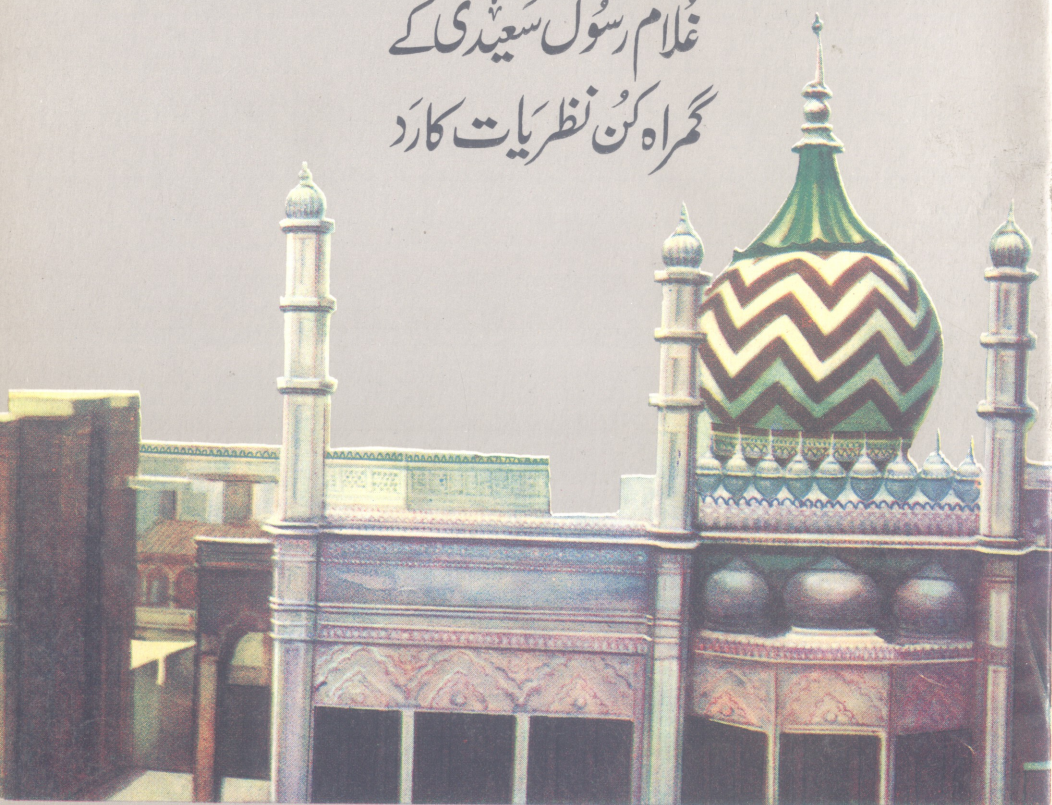
سلسلہ اشاعت	---------	40
نام کتاب	---------	"لمعة الضحی فی اعفاء اللحیٰ" المعروف "داڑھی کے فضائل"
مصنف	---------	امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سن اشاعت	---------	جنوری 1996ء، بار اول
ناشر	---------	جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان نور مسجد کاغذی بازار، کراچی۔
تعداد	---------	ایک ہزار (1000)
ہدیہ	---------	دعائے خیر بحق معاونین

بذریعہ ڈاک طلب کرنیوالے حضرات براہ کرم 2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی

اس رسالہ میں اٹھارہ آیات، بہتر احادیث اور ساٹھ ارشادات علماء سے ثابت کیا گیا ہے کہ داڑھی بڑھانا واجب اور حد شرع سے کم کرنا حرام ہے

مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۴۰

مُصنّف: اِمام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر۔ کراچی

نام کتاب ـــــــ لمعۃُ الضحیٰ فِی اعفاء اللحیٰ

مصنف ـــــــ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ ـــــــ مولانا محمد منیر قادری

ناشر ـــــــ جمعیت اشاعتِ اہلسنت

پاکستان

ملنے کا پتہ

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر کراچی

تقدیم

قرآن کریم میں ہے و اطیعو اللّٰہ و الرسول لعلکم ترحمون ○اور اللہ و رسول کے فرماں بردار ہو اس امید پر کہ تم رحم کیئے جاؤ (پ ۴ ع ۵) قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ و یغفر لکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم○اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور ر تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پ ۳ ع ۱۲)

بخاری شریف میں ہے خالفوا المشرکین وفروا اللحیٰ و احفوا الشوارب مشرکوں کا خلاف کرو اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو (بڑھاؤ) اور مونچھیں پست کرو (ص ۸۷۵ ج ۲) مسلم شریف میں ہے احفوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

داڑھی کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے تاکید فرمائی اور متعدد مواقع پر داڑھی رکھنے اور اس کے بڑھانے کا حکم فرمایا۔ داڑھی کی اہمیت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ داڑھی رکھنا انبیاء کرام علیھم السلام کی دائمی سنت ہے اور یہ اہل اسلام کے شعائر میں سے ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں ان میں سے مونچھیں کم کرانا اور (مقدار شرعی تک) داڑھی رکھنا ہیں۔

جہاں تک اس کی مقدار شرعی کا تعلق ہے تو وہ ایک قبضہ یعنی چار انگل ٹھوڑی کے نچلے حصہ سے ہے اس سے کم جائز نہیں۔ ہمارے جن فقہاء نے داڑھی کے بارے میں سنت کا قول کیا ہے اس کا معنی طریقہ مسلوکہ شرعیہ ہے یا اس لئے کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے جیسا کہ نماز عید کو سنت کہتے ہیں۔ اس کا معنی بھی یہی ہے کہ سنت سے ثابت ہے یہ معنی نہیں کہ واجب نہیں۔ تو داڑھی کے بارے میں ہمارے فقہاء کا سنت کہنا ہرگز اس کے یہ معنی نہیں کہ داڑھی ایک قبضہ واجب نہیں جیسا کہ غلام رسول سعیدی صاحب نے ہمارے فقہاء کے سنت والے قول سے ایک قبضہ کے وجوب کا انکار کیا جو اصلاً غلط ہے

چونکہ فقہائے کرام نے ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے کو ناجائز قرار دیا ہے اور سعیدی صاحب کے اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ فقہ اور اصول فقہ سے واقفیت نہیں رکھتے اور انہوں نے احادیث صحیحہ اور عمل صحابہ اور اجلہ فقہاء اور جلیل القدر محدثین کرام کے اقوال سے روگردانی کا ارتکاب کیا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضھا و طولھا یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کے بال چوڑائی اور لمبائی سے لیتے تھے۔ شارحین حدیث نے اس حدیث کے تحت لکھا یہ طول و عرض سے بالوں کا لینا اس وقت ہوتا تھا جب داڑھی مبارک ایک مشت سے زائد ہوتی۔ چنانچہ مرقات میں ہے قید الحدیث فی شرح الشرعۃ بقولہ اذا زاد علی قدر القبضۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس فعل کی بنیاد پر ہمارے علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک داڑھی بڑھانا واجب ہے جبکہ سعیدی صاحب نے اپنی کتاب شرح مسلم میں داڑھی بڑھانے کے متعلق لکھا کہ "فقہاء کی تصریحات کے مطابق قبضہ تک داڑھی رکھنا سنت ہے اور بظاہر یہ سنت غیر مؤکدہ ہے" (ص ۵۱ ج ۶) اس کے بعد انہوں نے یہ بھی لکھا "قبضہ کی تاکید کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے" اور اس سلسلے میں علامہ زبیدی علیہ الرحمہ کا قول نقل کر کے لکھا ہے کہ "جمہور کے نزدیک داڑھی بڑھانا مستحب ہے"۔ سعیدی صاحب کا یہ کہنا کہ فقہاء کی تصریحات کے مطابق داڑھی ایک مشت سنت ہے اور بظاہر سنت غیر مؤکدہ ہے ان کا یہ قول درست نہیں اس لئے کہ داڑھی کی مقدار شرعی ایک قبضہ ہے اس کی وضاحت حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فعل سے ہوتی ہے جیسے کہ بخاری شریف میں ہے و کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیتہ فما فضل اخذہ اور جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یا عمرہ ادا فرماتے تو داڑھی مبارک کو مٹھی میں پکڑتے اور جو ایک مشت سے زائد ہوتی قطع

فرما دیتے (ص ۸۷۵ ج ۲) طحطاوی میں فتح القدیر کے حوالے سے ہے تطویل اللحیۃ اذا کانت بقدر المسنون و ہو القبضۃ و الاخذ من اللحیۃ و ہو دون ذالک کما یفعلہ بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال لم یبحہ احد و اخذ کلھا فعل الیھود والھنود و مجوس الاعاجم داڑھی کی لمبائی جب بقدر مسنون ہو اور وہ ایک قبضہ ہے اور داڑھی کا کاٹنا جب وہ قبضہ سے کم ہو جیسا کہ بعض مغربی اور زنخے کیا کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں۔ اور پوری داڑھی کاٹنا ایرانی مجوسیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کا فعل ہے۔ اور جہاں تک علامہ زبیدی کے قول کا تعلق ہے تو سعیدی صاحب نے حضرت علامہ زبیدی علیہ الرحمہ کے قول کو سمجھا ہی نہیں اور اس قول کا ہرگز ہرگز وہ مطلب نہیں جو سعیدی صاحب نے بیان کیا ہے اس لئے کہ علامہ زبیدی علیہ الرحمہ کا قول تو یوں ہے کہ و استدل بہ الجمھور ان الاولیٰ ترک اللحیۃ علی حالھا وان لا یقطع منھا شیء یعنی اس حدیث سے (واعفوا اللحی) سے جمہور نے یہ استدلال کیا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس میں سے کچھ نہیں کاٹا جائے۔ علامہ زبیدی علیہ الرحمہ نے مطلقاً داڑھی چھوڑنے کو اولیٰ بتایا ہے یعنی داڑھی کا ایک بال بھی نہ کاٹا جائے جبکہ سعیدی صاحب نے اس قول سے ناجائز فائدہ اٹھا کر قبضہ (ایک مشت) داڑھی کو سنت غیر مؤکدہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی اور غلط معنی بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہا۔

"رہا سعیدی صاحب کا یہ کہنا کہ "قبضہ کی تاکید کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و سلم سے کوئی حدیث منقول نہیں اس لئے قبضہ سنت غیر مؤکدہ ہے" (ص ۴۵۱ جلد ۶) سعیدی صاحب کو سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی تعریف ہی معلوم نہیں فتاوی شامی میں بحر الرائق کے حوالے سے منقول ہے ان السنۃ ما واظب علیہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ و سلم لکن ان کانت لا مع الترک فھی دلیل السنۃ المؤکدۃ وان کانت مع الترک احیانا فھی دلیل غیر المؤکدۃ یعنی سنت مؤکدہ وہ ہے جس پر

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے مداومت فرمائی بغیر ترک کے اور سنت غیر مئوکدہ وہ فعل ہے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی ترک بھی کیا ہو ص (۱۰۵ ج ۱) سعیدی صاحب پر لازم ہے کہ اپنے قول کے ثبوت میں کوئی ایسی ایک ہی حدیث پیش کریں جس میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے قبضہ سے داڑھی کم کی ہو

ایک اور مقام پر سعیدی صاحب رقم طراز ہیں "جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے نہی ثابت نہ ہو اس وقت تک کسی کام کو مکروہ تنزیہی بھی نہیں کہا جاسکتا مکروہ تحریمی تو بہت دور کی بات ہے" (ص ۴۴۸) یہ لکھنا لوگوں کو گمراہ کرنے کے مترادف ہے فتاوی شامی میں ہے اذا ذکروا مکروھا فلا بد من النظر فی دلیلہ' فان کان نھیا ظنیا یحکم بکراھۃ التحریم الا لصارف للنھی عن التحریم الی الندبۃ فان لم یکن الدلیل نھیاً بل کان مفید للترک الغیر الجازم فھی تنزیھیۃ یعنی جب فقہاء مطلق مکروہ کا ذکر کرتے ہیں تو مکروہ کی دلیل میں غور کرنا ضروری ہے اگر دلیل نہی ظنی ہو تو اس مکروہ پر مکروہ تحریمی کا حکم دیا جائے گا سوائے اس کے کہ کوئی قرینہ ایسا ہو جو نہی کو تحریم سے ندب کی طرف منتقل کردے اور اگر مکروہ کے لئے نہی کی دلیل نہ ہو بلکہ وہ دلیل' مفید ترک غیر قطعی ہو تو وہ مکروہ تنزیہی ہے۔ فتح القدیر میں ہے کراھۃ التحریم فی رتبۃ الواجب یعنی مکروہ تحریمی واجب کے مرتبہ میں ہے (ص ۱۴۰ جلد ۱)

سعیدی صاحب مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی دونوں کے لئے نہی کی دلیل کو ضروری قرار دیتے ہیں جبکہ شامی اور فتح القدیر کی عبارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مکروہ تحریمی وہ ہے جس کے لئے دلیل نہی ہو یا جو واجب کے مقابل ہو یعنی واجب کا ترک بھی مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کے لئے نہی کی دلیل نہ ہو لھذا سعیدی صاحب کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ مکروہ تنزیہی کیلئے نہی کی دلیل ضروری ہے اور سعیدی صاحب نے اپنی تائید میں شامی کا جو حوالہ دیا ہے اذ لا بد لھا من دلیل خاص یعنی مکروہ

تنزیہی کے لئے مخصوص دلیل کی ضرورت ہے جبکہ اس عبارت میں ہرگز وہ الفاظ نہیں جو سعیدی صاحب نے اپنی طرف سے اختراع کئے اس عبارت میں مکروہ تنزیہی کے لئے مطلق "دلیل" کا لفظ ہے اور سعیدی صاحب رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم سے دلیل نہی لازمی قرار دیتے ہیں جبکہ فقہائے کرام مکروہ تنزیہی کو سنت غیر مؤکدہ کے مقابل قرار دیتے ہیں یعنی سنت غیر مؤکدہ کے ترک کو مکروہ تنزیہی قرار دیتے ہیں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

سعیدی صاحب نے شرح مسلم میں ایک اور جگہ لکھا "چونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے داڑھی منڈانے پر انکار کیا ہے اور داڑھی منڈانے سے داڑھی بڑھانے کے حکم کی بالکلیہ مخالفت ہوتی ہے اس لئے ہمارے نزدیک داڑھی منڈانا مکروہ تحریمی یا حرام ظنی ہے اور مطلقاً داڑھی رکھنا واجب ہے اور چونکہ احکام میں عرف اور عادت کا اعتبار ہوتا ہے اس لئے داڑھی کے تحقق کے لئے داڑھی کی اتنی مقدار ہونی چاہئے جس پر عرف میں اطلاق ہو سکے" آگے لکھتے ہیں "خشخشی اور فرنچ کٹ داڑھی رکھنے سے داڑھی رکھنے کے حکم پر عمل نہیں ہوگا۔" (ص ۴۵۱ جلد ۶)

جب سعیدی صاحب کے نزدیک مطلقاً داڑھی رکھنا واجب ہے تو اب اختلاف مقدار میں رہ گیا علمائے اہل سنت کے نزدیک داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے اور داڑھی کی مقدار کے لئے ہماری دلیل وہ حدیث شریف ہے جو ہم سیدنا عبداللہ ابن عمر سے نقل کر چکے ہیں اور خود سعیدی صاحب نے فقہاء اور محدثین کرام کے اقوال نقل کئے ہیں جس میں داڑھی ایک مشت رکھنے کو سنت ثابت کیا ہے (شرح مسلم ص ۴۴۹ ج ۶)

سعیدی صاحب کی عقل پر تعجب ہے کہ ان کا قلم کہیں کچھ لکھتا ہے کہیں کچھ اور۔ ان کے یہ اقوال ان کی فقہ اور اصول فقہ سے ناواقفیت کی دلیل ہیں کیونکہ انہوں نے خود ہی فقہاء کے اقوال کو نقل کیا جن میں داڑھی کی مقدار ایک مشت ثابت ہوتی ہے اور کہیں خود ہی داڑھی کی مقدار کو ایک مشت سے کم جائز قرار دیا حالانکہ داڑھی کی مقدار کے بارے میں عرف عام کا اعتبار نہیں کیونکہ جب داڑھی کی مقدار سنت سے ثابت ہے تو وہی مقدار معتبر اور واجب ہے لھذا سعیدی صاحب کا یہ کہنا کہ داڑھی کی مقدار اتنی ہونی

چاہئے جس پر عرف میں اطلاق ہو سکے یہ قول نام نہاد محقق بننے کے شوق میں شریعت پر اختراع ہے اس نام نہاد تحقیق کی احادیث و فقہاء کی عظیم الشان تصریحات کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں

ان نام نہاد محققین کو واجب، سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیھی کی تعریفات بھی یاد نہیں رہیں جو کہ مدارس کی ابتدائی جماعتوں میں پڑھائی جاتی ہیں ہم نے یہاں سعیدی صاحب کی گمراہ کن عبارتوں میں سے چند عبارتوں کا محاسبہ کیا ہے ورنہ اور بھی ایسے بہت سے مسائل ہیں جن میں سعیدی صاحب نے نام نہاد تحقیق کے جوش میں جمہور علماء اور فقہاء کے مسلمہ اقوال اور احکام سے روگردانی کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے ہم آئندہ انشاء اللہ سعیدی صاحب کی مزید گمراہ کن عبارتوں کو بے نقاب کریں گے۔ عوام الناس پر لازم ہے کہ وہ اپنے عقیدے اور اپنے معمولات کے تحفظ کی خاطر ایسی گمراہ کن تصانیف سے اجتناب کریں۔ علمائے اہل سنت اور مساجد کے ائمہ و خطباء پر لازم ہے کہ وہ ان نام نہاد محققین کی خود ساختہ و گمراہ کن تحقیقات کی گمراہی سے عوام الناس کو بچائیں اور ان کی صحیح سمت میں رہنمائی کریں۔

زیر نظر رسالہ مبارکہ "لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی" جو کہ رئیس المحققین، فخر المحدثین و المفسرین، البحر العلماء، زبدۃ الاذکیاء، یعسوب الاصفیاء، مجدد دین وملت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصنیف فرمودہ ہے اس رسالہ میں داڑھی کی فضیلت اور اس کی شرعی حیثیت نیز اس کے احکام کے بارے میں جو تحقیق فرمائی ہے وہ بے مثل اور بے عدیل ہے اس رسالہ کی خوبی یہ ہے کہ آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ، آثار صحابہ اور مستند و معتمد فقہاء و علماء کے مفتی بہ اقوال سے مرصع و مزین ہے۔

خادم العلم والعلماء

محمد منیر رضوی برکاتی عفی عنہ

۱۳؍۶؍۱۴۱۶ھ

۴؍۱۱؍۱۹۹۵ء

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے
داڑھی منڈوانا حرام نہیں "الحرام ما ثبت ترکہ بدلیل قطعی لا شبہۃ فیہ" حرام وہ
جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اس کا کہیں حکم ہی
نہیں "یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی" سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے
لئے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض اوقات مضر ہوجاتا ہے دشمن
نے بڑی داڑھی پکڑ کر مارنا شروع کیا تو پٹنا ہی پڑا۔ سنن ابی داود میں یوں
مروی ہے "عشر من الفطرۃ قص الشارب و اعفاء اللحیۃ... الخ.. حدثنا موسی بن
اسمٰعیل و داود بن شعیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عن سلمہ الخ ان رسول
اللہ ﷺ قال عن من الفطرۃ المضمضہ و الاستنشاق بالماء فلم یذکروا اعفاء
اللحیۃ و روی نحوہ عن ابن عباس قال خمس کلھا فی الرؤس و ذکر فیہ الفرق و لم
یذکر اعفاء اللحیۃ قال ابوداؤد روی نحوہ حدیث حماد عن طلق بن حبیب و مجاھد
وعن المزنی قولھم ولم یذکر اعفاء اللحیۃ" حاصل اس کا یہ کہ ان نو دس رواۃ نے
روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر
نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ مانگ کو فرمایا اس سے بھی معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا
بھی ویسی ہی سنت ہے جیسے مانگ کا رکھنا معہذا یہ حدیث مختلف فیہ تو ضرور ہے
پس لائق اعتبار نہ رہی پھر صحیح بخاری میں یوں ہے "خالفوا المشرکین قصوا
الشوارب و اعفوا اللحی" مخالفت کرو مشرکین کی ترشواؤ مونچھ اور بڑھاؤ داڑھی
"خالفوا المشرکین" یہ جملہ "نفیہ النظر" اس واسطے کہ بعض مشرکین داڑھی
بڑھاتے رہتے ہیں پس ان کی مخالفت یہ ہے کہ داڑھی منڈواؤ اور بعض
منڈواتے ہیں تو ان کی مخالفت یہ ہے کہ بڑھاؤ بہر حال بڑھانے اور منڈوانے
والے دونوں "خالفوا المشرکین" میں داخل ہیں کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہے
جس مشرک کی چاہیں مخالفت کریں باقی رہا اس کا جواب "وقصوا الشوارب و
اعفوا اللحی" مخفی نہ رہے کہ انبیاء علیھم السلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے لئے

مبعوث ہوئے اس لئے ہمارے پیغمبر آخرالزمان بھی مبعوث ہوئے ان پر دین کامل اور نبوت ختم ہوگئی "الیوم اکملت لکم دینکم" آج کے دن ہم نے تمہارا دین تم پر کامل کر دیا داڑھی بڑھانا اخلاق میں داخل ہے تو باوجود اس کے قرآن کامل کتاب اللہ کی ہے اخلاقی احکام سے خالی ہے تو دین کامل نہ ٹھہرا لامحالہ کہنا پڑے گا کہ یہ اخلاق میں داخل نہیں اور اس سے ہمارا یہ مطلب حاصل ہوجاتا ہے داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہے یا بہت ہوگا تو سنت لیکن یہ بھی حد اعتدال تک۔

ریش بایدت دو سہ موئی وزخنداں پوشی
نہ کہ در سایہ او بچہ دہد خرگوشی

قول عرب ہے "من طال لحیتہ نقد نقص عقلہ" بفرض محال تسلیم بھی کرلیں کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈوانا حرام ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "واذا حللتم فاصطادوا" یعنی احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرو شکار کرنا صیغۂ امر میں فرمایا گیا جو علامت فرضیت ہے لیکن آج تک اس پر عمل درآمد نہ ہوا سبب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا ہے کہ جی چاہے تو شکار کرو حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نہ کرنا موجب عتاب شرعی نہیں۔ فرضیت یا حرمت قرآن ہی سے ثابت ہوسکتی ہے یا حدیث متواتر یا مشہور ہو۔ حرام فرض کے مقابلہ میں آتا ہے تو جب داڑھی منڈوانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا

ز قرآن سخن گفتہ ام و ز حدیث
سر از من نہ پیچد جز ابلہ خبیث

سخن راست گر تو بگوئی ہے
بدست حقائق بہ پوئی ہے!

پس اعفاء لحیۃ چرا گوئی فرض
تنت را خبائث مگر گشت مرض

گر ایدوں کہ قرآں ہمی کامل ہست

پس اعفاء لحیہ چرا مضر است

"انتھیٰ:" یہ قول ولید کا کیسا اور داڑھی منڈوانے کا کیا حکم ہے؟۔ بیّنوا توجروا

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام و وفقنا لاقتفاء آثار انبیاءہ الکرام واجتناب اقذارہ الکفرۃ الانجاس الارجاس اللئام ☆ وافضل الصلوات والسلام سید الھادین الی سبل السلام ☆ الذی اوتی القرآن و مثلہ معہ فی احکام الاحکام وان رغم انف الملحدین فی الدین الماردین الطغام وعلی آلہ واصحابہ المتادبین بآدابہ الذین اداروا بالقتل والاسر والھدم الرحی علی الجمع المقبوح المنبوح المحلوق اللحی من علوج الاروام و مجوس الاعجام فصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ مظاھر جمالہ و علینا معھم الی یوم القیام"

الجواب

"رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطٰن و اعوذبک رب ان یحضرون قال ربنا تبارک و تعالیٰ واعرض عن الجٰھلین" جاہلوں سے منہ پھیرے۔ ولید پلید جس کی علمی لیاقت پر ماشاء اللہ خود اسی کی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ (۱) خاک بر سر مضامین الفاظ تک ٹھیک نہیں۔ نثر نثرہ نثار، نظم نظم پرویں (۲) عبارت ما ثبت ترکہ ترجمہ جس کی حرمت (۳) اصل عبارت خود مضر مقصود کہ ترک حلق یقیناً قطعاً متواتر بلکہ ضروریات دین سے ہے (۴) ترجمہ خود دیکھئے تو دور موجود کہ حرام کی حد میں حرمت ماخوذ (۵) سنن ابی داود شریف سے نقل میں عجب مضحکہ خیز جہل و سفاہت کچھ از روئے چالاکی کچھ براہ جہالت اصل حدیث حسن متصل مسند کہ نہ صرف سنن ابی داود بلکہ صحیح مسلم و سنن نسائی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و مسند امام احمد وغیرہا اجلہ کتب معتمدہ مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ خود حضور پرنور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں دس چیزیں اصل فطرت و شرائع قدیمہ مستمرہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والتحیہ سے ہیں ازاں جملہ "لبیں" کتروانی اور داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنے صحیح میں تحریر فرمایا امام ابوداؤد نے سکوت

کیا امام ترمذی نے "ھذا حدیث حسن" کہا اس کی وقعت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی روایت ہے (ام المؤمنین) کس کا ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین ﷺ) دوسری حدیث کہ خود نفس اسناد میں امام ابوداود نے اس کی سند میں ارسال یا "انقطاع" کا پتہ بتا دیا تھا "تابعی" تک رکھتے ہیں تو مرسل ہوتی ہے صحابی تک پہنچاتے ہیں تو منقطع ہوئی جاتی ہے۔ ناقل عاقل ابتداء سے اس کی سند نقل کر لایا جب اس پر صاف قطع کر کے الی آخرہ پردہ چھپایا۔ حالانکہ اہل علم کے نزدیک اسی قدر نقل اس کا حال جاننے کو بس تھی ارسال و انقطاع سے قطع نظر کیجئے خود سند میں سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن دجعان شیعی ضعیف واقع۔

اصل عبارت سنن ابی داود یہ ہے "حدثنا موسی بن اسمٰعیل و داود بن شبیب قالا ثنا حماد عن علی بن زید (ضعیف من الرابعہ-۱۲) عن سلمہ (مجہول من خامسۃ ۱۲) بن محمد عمار بن یاسر قال موسی عن ابیہ (مقبول من ثالثۃ-۱۲- تقریب) وقال داؤد عن عمار بن یاسر (روایۃ عن جدہ مرسلۃ ۱۲- میزان) رضی اللہ تعالٰی عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وزاد الختان ... الخ" (٦) پھر اس حدیث کو اس کے مخالف سمجھنا کیسی جہالت بے مزہ' اس میں تو خود من تبعیضیہ موجود ہے کہ فرمایا خصال فطرت سے بعض چیزیں یہ ہیں خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہیں تو داڑھی بڑھانے کا اس میں ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہو سکتا ہے اور یہ تو جاہلوں سے کیا کہا جائے اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی جگہ عدد میں بھی حصر مقصود نہیں ہوتا بلکہ اعانت ضبط و حفظ کے لئے صرف مذکورات کا شمار کرنا ولہٰذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی "ختان و انضاح" کو بھی خصال فطرت سے مانتے ہیں اور حدیث اول کو باآنکہ اس میں عدد مذکور ہے اس کو ناکافی نہیں جانتے "عشر من الفطرۃ" نہیں "الفطرۃ عشرۃ" ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا ولہٰذا ابوبکر بن العربی نے شرح ترمذی میں خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا۔ اتحاف "السادۃ المتقین" میں ہے "مفہوم العدد لیس بحجۃ لانہ اتفق فی حدیث

ابی ھریرۃ علی خمس و فی حدیث ابن عمر علی ثلث و فی حدیث عائشۃ علی عشر مع ورود غیرھا و قد تقدم انھا ثلثۃ عشر و او صلھا ابوبکر بن العربی الی ثلاثین" فتاوائے فقیر کے مجلد رابع میں مسئلہ بوجوہ فضیلت حضور سید عالم ﷺ اور تفصیل بازغ دیکھنی ہو تو فقیر کا رسالہ "البحث الفاحہ عن طرق احادیث الخائص" ملاحظہ کیجئے کہ حضور اقدس ﷺ نے کبھی فرمایا "فضلت علی الانبیاء بست" میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہیں فرمایا "اعطیت خمساً لم یعطھن احدا من قبلی" مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں "الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ایک حدیث میں ہے "فضلت علی الانبیاء بخصلتین" میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا "البزاز عن ابی ھریرۃ" رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری میں ہے "ان جبرئیل بشرنی لم یوتھن نبی قبلی" جبریل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ ابن ابی حاتم و عثمان الدارمی و ابو نعیم عن عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ طرفہ یہ کہ ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے کسی میں کچھ۔ کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائیں گی یا دو یا دس میں حضور اقدس ﷺ کی فضیلتیں منحصر حاش ﷲ ان کے فضائل نامقصور اور خصائص نامحصور بلکہ حقیقتاً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انہیں تمام انبیاء و مرسلین و خلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام و عام و مطلق ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پرتو سے ملا؟ اسی اصل و منبع ہر جود و سرا، وایجاد و تخم وجود ﷺ

"فانما اتصلت من نورہ بھم
انما مثلوا صفاتک للناس

کما مثل النجوم السماءَ

" یہ تقریر فقیر نے اس لئے ذکر کی کہ حدیث "خمس من فطرۃ" یا "الفطرۃ خمس" یا قول ابن ابی عباس "خمس کلھا فی الراس" دیکھ کر سفہاء کو سودا نہ اچھلے (۷) کمال سفاھت یہ کہ ایک سند کے سب راویوں کو جدا جدا شمار کرکے حکم لگا دیا ان نو دس رواۃ نے یوں روایت کی حالانکہ سلسلہ سند میں اگر یکے از دیگر ہزار تک عدد رواۃ پہنچے تو وہ ایک ہی راوی کی روایت ہے اس میں تعدد نہیں ہو سکتا جب تک کہ مرتبہ واحدہ میں متعدد راوی نہ ہوں ورنہ سند عالی سے نازل اشرف ہو خصوصاً ان کے نزدیک جو کثرت رواۃ سے ترجیح مانتے ہیں حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل وہ تو خیر گزری کہ یہ شیب خود سلمہ تک کوئی سند متصل نہ رکھتا تھا ورنہ آپ سمیت کوئی تیس چالیس گن دیتا کہ اتنے راویوں نے اعفا ذکر نہ کیا (۸) کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو اپنی ہی نقل کردہ عبارت دیکھتا کہ ابوداود نے "لم یذکر اعفاء اللحیۃ" بصیغہ واحد فرمایا ہے کہ اس راوی نے اعفاء لحیہ کا ذکر نہ کیا یا لم یذکروا بصیغۂ جمع۔ ظاہر اپنی نقل میں جو لم یذکروا اعفاء اللحیۃ۔ واقع ہوا واو عاطفہ کو واو جمع سمجھا اور سابق و لاحق کے تمام صیغ مفردہ ذکر زاد قال لم یذکر سے آنکھیں بند کر کے صاف "لم یذکروا" بنا لیا کہ تمام رجال سند کو شامل ہو (۹) لطیف تر یہ کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا بے علم بے چارہ "توھم" کے معنی بھی نہیں جانتا اور ناحق و ناروا آثار موقوفہ و مقطوعہ کو قول رسول ﷺ ٹھہرائے دیتا ہے ابن عباس صحابی ہیں اور مجاھد و بکر و طلق تابعین یہ آثار خود انہیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد۔

تنبیہہ... "طلق" سے ان کا قول بھی دونوں طرح مروی نسائی نے بسند صحیح ان سے دس کامل روایت کیں جن میں توفیرا اللحیۃ موجود (۱۰) لطف بر لطف یہ کہ ان سب نے اس کی جگہ مانگ روایت کی اللہ! اللہ! اتنا بے ادراک اور ایسا بے باک ذرا کسی ذی علم سے عبارت ابی داؤد کا ترجمہ کرا کر دیکھے کہ وہ مانگ

کا ذکر صرف اثر ابن عباس میں بتاتے ہیں یا ان سب کی روایت یہی ٹھہراتے ہیں۔ بے علم کے نزدیک گویا عدم ذکر اعفاء لحیۃ کے معنی یہی ٹھہرے ہیں کہ اس کی جگہ مانگ کا ذکر کیا (۱۱) جب جہالت کی یہ حالت تو اس کی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل پر فرق و اعفاء کا ذکر و شمار میں متبادل سمجھ کر دونوں کا حکم یکساں ٹھہرا دیا ایسا ہوتا تو اس کا حاصل صرف اتنا نکلتا کہ جس بات کا یہاں تذکرہ ہے یعنی خصال فطرت سے ہونا اس میں دونوں شریک ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکساں ہیں عمدۃ القاری و فتح الباری و ارشاد الساری شروح صحیح بخاری وغیرھا کتب کثیرہ میں ہے "واللفظ للخطیب ھذہ الخصال منھا ماھو واجب کالختان وما ھو مندوب ولا مانع من اقتران الواجب بغیرہ کما قال تعالٰی کلوا من ثمرہ اذا اثمروأتو حقہ یوم حصادہ فالایتاء الحق واجب والأکل مباح" (۱۲) پھر چالاکی یہ کہ اس کے متصل جو امام ابوداؤد نے دوسری حدیث مرفوع سید عالم اور ایک اثر امام ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں بھی داڑھی بڑھانے کو شمار فرمایا ناقل عاقل اسے اڑا گیا عبارت سنن یہ ہے "وفی حدیث محمد بن عبداللہ بن ابی مریم عن ابی سلمہ عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ واعفاء اللحیۃ وعن ابراھیم النخعی نحوہ وذکر اعفاء اللحیۃ والختان" (۱۳) کمال جہالت دیکھئے کہ اپنے مقام اجتہاد سے تنزل کر کے داڑھی بڑھانے کو فرض منڈوانے کو حرام تسلیم کرتا اور اس تسلیم کی تقدیر پر امر اباحت کے لئے ہونے سے جواب دیتا ہے بے عقل سے کون کہے کہ جب حرمت تسلیم پھر اباحت کہاں (۱۴، ۱۵، ۱۶) اللہ عزوجل کے پاک مبارک رسولوں سے استہزاء انہیں بے اعتدالی کا مرتکب بتانا شرع مطہرہ کو بے اعتدالیوں کا پسند کرنے والا ٹھہرانا۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ و ہارون نبی اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کی نسبت وہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے بڑی داڑھی الخ ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کی ریش مطہر بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جان کر پھر وہ ناپاک ملعون شعر دو تین بال پر اعتدال بند اور شریعت و انبیاء کو بڑھانا پسند ان باتوں کا جواب کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے مگر صبح قیامت قریب ہے "وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون○" (پ ۹ ع

۱۵)"قل اباللہ و ایاتہ و رسلہ کنتم تستھزؤن ○" (پ ۱۰ ع ۱۴)"والذین یوذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ○" جب جہل و جہالت و شیوہ جاہلیت و بے قیدی و جرات کی یہ نوبت تو کلام و خطاب کا کیا محل اور حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا امل مگر قرآن عظیم نے جہاں اعراض کا حکم بتایا "فاصدع بما تومرو لتبینہ للناس" بھی ارشاد فرمایا لہٰذا ایضاح حق و ازاحت باطل و استیصال شبہات و استحصال دلائل کے لئے یہ چند "تنبیہیں" مکتوب اور مسلمانوں کے حق میں حضرت حق سے حق پر استقامت مطلوب و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب۔

تنبیہہ اول... مسلمانو! تمہارے رسول اکرم، سید عالم، عالم اعلم ﷺ کو رب عزوجل نے علم اولین و آخرین عطا فرمایا حضور اقدس ﷺ پر قرآن عظیم اتارا "تبیاناً لکل شئی" ہر چیز کا روشن بیان تفصیل کل شئی ہر شی کی کامل شرح "مافرطنا فی الکتب من شئی" ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا اس میں تمام احکام جزئیہ "تفصیلیہ" ہی نہیں بلکہ ازلاً ابداً جمیع کوائن و حوادث "بالاستیعاب" موجود ہیں۔

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور پر نور ﷺ فرماتے ہیں "کتاب اللہ فیہ نباء ما قبلکم و خیر ما بعدکم و حکم ما بینکم" قرآن، اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شے کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے""" رواہ الترمذی""

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں "لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ" اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں "ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی الاتقان۔

امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "لو شئت لأوقرت من تفسیر الفاتحہ سبعین بعیراً" میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروا دوں ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے ہزار اجزا، حساب سے تقریبا پچیس لاکھ جز آتے ہیں یہ فقط سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی

کلام عظیم کی کیا گنتی پھر یہ علم علم علی ہے اور اس کے بعد علم عمر ہے اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے """ ذہب عمر بہ تسعہ اعشار العلم" عمر علم کے نو حصہ لے گئے "کان ابوبکر اعلمنا" ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا۔ پھر علم نبی تو علم نبی ہے ﷺ

غرض قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم، اتنی ہی فہم، جس قدر فہم اسی قدر علم "وتلک الامثال نضربھا للناس و ما یعقلھا الا العلمون○" کھاوتیں ارشاد تو سب کے لئے ہوتی ہیں پر ان کی سمجھ انہیں کو ہے جو علم والے ہیں

پھر علم کے مدارج بے حد متفاوت، "و فوق کل ذی علم علیم" عالم امکان میں نہایت نہایات حضور سید الکائنات علیہ و آلہ افضل الصلوات والتحیات و لھذا ارشاد ہوا "انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ" حضور کا جو کچھ حکم، جو کچھ رائے، جو کچھ طریقہ، جو کچھ ارشاد ہے، سب قرآن عظیم سے ہے "اِن اِلی ربک المنتھٰی" سب قرآن عظیم میں ہے "اِن ھو الا وحی یوحی" مگر حضور اقدس ﷺ نے اپنے علم تام و شامل سے جانا کہ آخر زمانہ میں کچھ بد دین مکار بد لگام فاجر، ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم، اپنی اندھی آنکھوں سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے، منکر ہو جائیں گے "بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ و لما یاتھم تاویلہ کذلک کذب الذین من قبلھم فانظر کیف کان عاقبۃ الظلمین" لھذا حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا "الا انی أوتیت القرآن و مثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی أریکہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ" سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل ۔ خبردار! نزدیک ہے کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی "رواہ الائمۃ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام

بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور فرماتے ہیں ﷺ "لاالفین احدکم متکا علی اریکۃ یاتیہ الامر منی بما امرت او نھیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ" خبردار! میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا' میں نے امر فرمایا یا اس سے نہی فرمائی ہو' تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے "رواہ احمد و ابوداود و الترمذی و ابن ماجہ والبیھقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور ایک حدیث میں ہے حضور والا صلاۃ اللہ و سلامہ علیہ نے فرمایا "ایحسب احدکم متکئا علی اریکۃ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ھذا القرآن انی واللہ قد امرت و وعظت و نھیت عن اشیاء انھا کمثل القرآن او اکثر" کیا تم میں سے کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہوئی ہیں سن لو! خدا کی قسم میں نے حکم دیئے اور "نصیحتیں" فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں" "رواہ ابوداود عن العرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اس منکر کا داڑھی بڑھانے کے حکم کو کہنا' قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بنا پر احادیث صحیحہ سید المرسلین ﷺ کو یہ کہہ کر رد کر دینا کہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا وہی پیٹ بھرے' بے فکرے' بے نصیب' بے بہرے کی بات ہے جس کی پیشن گوئی حضور عالم' عالم ماکان و مایکون فرما چکے ﷺ۔

سچ فرمایا رب عزوعلا نے "فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیماً۔" قرآن عظیم قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اے نبی جب تک تیری باتیں دل سے نہ مان لیں ہرگز مسلمان نہ ہوں گے طوطے کی طرح زبان سے لاکھ کلمہ رٹے جائیں کیا ہوتا ہے۔

تنبیہہ دوم ... مسلمانو! یہ گمراہ قوم جن کی پیشن گوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف "حدیثوں" ہی کے منکر نہیں بلکہ حقیقتاً قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص و ناتمام بنانے والے ہیں حدیثیں تو یوں چھوڑ

دیں کہ انبیاء صرف درستی اخلاق کے لئے آتے ہیں "حدیثوں" کی باتیں اخلاق سے ہوتیں تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ قرآن اخلاقی احکام سے خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں یوں بیکار گئیں پھر اور کسی بات کا کیا ذکر "فبای حدیث بعدہ یومنون" اب گنتی کے وہ چند احکام رہ گئے جن کی صاف تصریح کتاب اللہ میں ہے ان کے سوا سب اخلاق سے خارج تہذیب و اخلاق کے ہزاروں احکام، جن میں کوئی ذی عقل نزاع نہ کر سکے، معاذ اللہ اسلام کے نزدیک مہمل و معطل اور تمامی دین باطل و مختل مثلاً مردوں کا داڑھی مونچھ منڈوا کر بال بڑھا کر چوٹی گندھوا کر ہاتھ پاؤں میں مہندی رچا کر زنانہ کپڑے گوٹہ ٹھپے مسالے کے پہن کر سر سے پاؤں تک جڑاؤ گہنوں سے بن ٹھن کر ہزاروں کے مجمعے میں ناچنا بھاؤ بتانا کس آیت میں حرام لکھا ہے اعضائے رجولیت کٹا کر "زنخہ" بننا ناک پر انگلی رکھ کر تالیاں بجانا کس سورت میں منع آیا ہے و علی ھذا القیاس۔

ہزاروں افعال و وسواس خناس اب منکر متکبر سے پوچھا جائے کہ ان افعال اور ان کے امثال کو معاذ اللہ ملت اسلام میں حلال بتا کر دین کو عیاذاً باللہ سخت بے ہودہ و نامہذب بنائے گا یا شرعاً شرمی حرام ٹھہرا کر نصوص قرآنیہ خالی پا کر معاذ اللہ قرآن عظیم کو ناقص اور ناتمام بتائے گا ایسے حضرات کی تمام جدید تحقیقات شقیہ کا اندرونی بخار وہی پادریوں کو خفیہ اعانت دینا اور دین متین کا مضحکہ اڑانا ہوتا ہے "وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" بہت اچھا اگر داڑھی منڈوانا حرام نہیں کہ قرآن عظیم میں اس کے احکام نہیں تو جہاں اس پر عمل ہے یہ پوری شرافت کے افعال بھی برت کر دکھا دیں کہ ان کی تحریم بھی قرآن میں کہیں نہیں پوری ہی گائے نہ کھائیے کہ دین نیچر کے کامل مومن کہلائیے۔ اچھا نہ سہی قرآن میں کہیں ناک کٹانا بھی حرام نہیں لکھا "الانف بالانف" میں دوسرے کی ناک کاٹنے پر سزا ہے اپنی قطع کرانے کا ذکر کہاں ہے؟۔ ایک کاٹ کر دوسری کہاں سے لائے گا کہ "الانف بالانف" کا محل پائیے گا جہاں داڑھی منڈوائی ہے یہ اونچی گوٹ، آنکھوں کی اوٹ، جس

نے ناحق چہرا ہموار کر رکھا ہے اسے بھی دھتا بتائیں، لوگ چار ابرو کا صفایا بولتے ہیں یہ پانچوں گانٹھ کمیت ہوجائیں خیر آپ اس پر عمل نہ کریں مگر آپ کی تحریر تو ضرور ہانکے پکارے کہے گی کہ دین اسلام ایسا ناقص دین ہے جس میں ناک کٹانا حرام نہیں یا قرآن عظیم ایسی کتاب ہے جس میں ایسے جرموں پر کچھ الزام نہیں

تنبیہہ سوم ... منکر متکبر کا اثبات حرمت میں قرآن عظیم کے ساتھ حدیث متواترہ و مشہور کا نام لے لینا محض عیاری و دنیا سازی یا عجب کورانہ تناقض بازی ہے ہم پوچھتے ہیں جو کسی حدیث متواتر یا مشہور میں آئے قرآن میں بھی موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو حدیث کی کیا حاجت اور اس تردید سے کیا منفعت اور اگر نہیں تو اب پوچھا جائے گا کہ وہ حکم داخل اخلاق ہے یا نہیں اگر ہے تو قرآن عظیم احکام اخلاقی سے خالی اور دین معرض نقص و بے کمالی اور نہیں تو تمہارا مطلب حاصل کہ ایسے حکم کا شرعی ہونا باطل بہت ہو تو مچھلی کا سا شکار سہی حرمت و فرضیت کس نے کہی مسلمانو! دیکھتے جاؤ کہ ان حضرات کے تمام خیالات کا حاصل و بے حاصل وہی ابطال شرع مطہر و اکمال بے قیدی اہل نیچر ہے وبس "و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون"

تنبیہہ چہارم ... جبیہ اسی دلیل سے اجماع بھی باطل، پھر قیاس کس گنتی شمار میں رہے اور امر قرآنیہ منکر نے "اذا حللتم فاصطادوا" سے ان کا جواب بھی گڑھ دیا، ہر امر میں یہی احتمال قائم کیا، معلوم کہ انہیں احکام میں ہو جن کا نہ کرنا عقاب درکنار موجب عتاب بھی نہیں پھر یہی ایک چلتا فقرہ تمام نواہی قرآنیہ کو بھی بس ہے کہ جس طرح امر کبھی اباحت کے لئے ہوتا ہے یوہیں نہی بھی ارشاد ہوتی ہے غرض ایک ہی کرشمے میں شریعت محمدیہ کے تمام اوامر و نواہی بیکار و معطل ہو کر رہ گئے، سچ ہے انسانی آزادی اسی کی منادی، قید ملت کہاں کی علت مگر افسوس یہ کہ آنکھوں کے اندھے، عقل کے اوندھے سمجھے کہ آزاد ہوئے اور حقیقت دیکھو تو برباد ہوئے، اللہ واحد قہار کی بندگی سے سر نکالا اور ابلیس لعین کا پٹا گلے میں ڈالا، بندگی تو بہر حال رہی، اللہ کی نہیں ابلیس کی

سہی

بس کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

تنبیہ پنجم... مخالفت مشرکین کے وہ معنی لینا اور داڑھی رکھنے منڈانے دونوں میں مخالفت بتانا' کلام پاک حضور سید لولاک ﷺ سے کھلا استہزا و تمسخر ہے اللہ! اللہ! محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اطہر اور ایک ناپاک' بے تمیز' بے ادراک کا کہنا کہ "فیہ نظر" پھر اسے دیدہ و دانستہ بازیچہ بنانا "یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون" کا شیوہ دکھانا' اولاً دنیا میں کون اندھے سے اندھا' خلاف مشرکین کا یہ مطلب سمجھے گا کہ مشرکین روٹی کھاتے ہیں' تم بھوکے رہو' وہ پانی پیتے ہیں' تم پیاسے مرو' خلاف مشرکین شعار' مشرکین میں ہے نہ یہ کہ کوئی مشرک ہمارے بعض افعال اختیار کرے یا جس فعل کو ہماری شرع مطہر نے پسند فرمایا وہ کسی فرقہ مشرکہ سے بھی واقع ہو تو ہم چھوڑ دیں' ثانیاً یہی معنی مراد ہوتے تو معاذاللہ حکم کس قدر فضول و مہمل تھا' جو بات ایک کام کرو تو بھی حاصل' نہ کرو تو بھی حاصل' اس کے لئے اس کام کا حکم دینا' تحصیل حاصل۔ ثالثاً ترجیح بلا مرجح اس کے عکس کا کیوں نہ حکم ہوا کہ خلاف مشرکین اس میں بھی تھا۔ رابعاً بلکہ ترجیح مرجوح کی داڑھی منڈے مشرک مہینوں کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن میں' اپنے ہی شہروں میں تو خلاف مشرکین کا' انہیں کے خلاف میں ظاہر ہوتا یوں تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف مذہبی نہ سمجھتا بلکہ قومی و ملکی کہ اس ملک کے مسلم و کافر سب کو اپنے خلاف دیکھتا۔

خامساً اللہ اکبر اگر حدیث فقط اسقدر ہوتی کہ "خالفوا المشرکین" مشرکین کا خلاف کرو تو شاید کسی کچے جنونی پکے مجنونی کو ایسے جنون جاگتے' مجنون لے بھاگتے مگر حدیث میں تو صراحتاً خود اس خلاف کی شرح فرمادی تھی "احفوا الشوارب واعفوا اللحی" مشرکین کا یوں خلاف کرو کہ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ' اس کے یہ معنی لینا کہ چاہے ان کا خلاف کرکے بڑھاؤ' خواہ ان کی

مخالفت کر کے منڈواؤ۔ کیسی کھلی تحریف اور کیسا صریح استہزا ہے۔ اللہ اکبر! مصطفےٰ ﷺ کی وسعت علم جس طرح عجائب قرآن عظیم غیر متناہی یونہی عجائب حدیث کی حد نہیں۔ آیۂ کریمہ "لا تزر وازرۃ وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی نے شمار فرمایا کہ دونوں جملے ہم شکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور دوسرا مسئلہ اہل فترت پر دلیل شافی ہے ان دونوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظم قرآنی کے عجائب دقیقہ سے ہے "ذکرہ فی رسالتہ فی الابوین الکریمین" فقیر کہتا ہے۔ امام احمد و طبرانی و ضیاء نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "تسرولوا واتزروا و خالفوا اھل الکتاب قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب" پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ یہود و نصاریٰ کے یہاں ستر کچھ ضروری نہیں ان کی قومیں اب تک ننگے نہانے کی عادی ہیں حدیث میں ان دو جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسے گمراہوں گمراہ پرستوں کے جنون کا کافی علاج ہے جس طرح داڑھی میں مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی تراشے یونہیں پاجامہ و تہبند میں یہ مطلب پہنائے کہ اہل کتاب ستر عورت کرتے بھی ہیں تو چاہیے اس عادت کا خلاف کر کے پاجامہ پہنو چاہے اس کی مخالفت سے ننگے پھرو اور پورے مہذب جنٹلمین بنو" وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔"

تنبیہہ ششم... فرض و واجب اور اسی طرح حرام و مکروہ تحریمی میں فرق دربارہ اعتقاد ہے کہ فرض و حرام کا منکر کافر ٹھہرتا ہے "اما مطلقا کما علیہ ظواھر کلمات الفقھاء الامجاد او علی تفصیل فیہ کما علیہ اعتماد" بخلاف اخیرین۔ مگر عمل میں دونوں کا ایک حکم، مخالفت میں گناہ و اثم، امتثال میں رہ جائے ثواب، خلاف میں استحقاق غضب و عذاب، "کما صرح بہ فی کل کتاب"، اہل اسلام اپنے رب کے غضب سے ڈریں اور ان گمراہان کی گمراہ گر کی چرب زبانیوں پر توجہ نہ کریں بالفرض اصطلاح حنفی میں ف رض یا ح ر م کا اطلاق نہ ہوا تو یہ

فرق اصطلاحی تمہارے کس کام آئے گا جب کہ غضب جبار و عذاب نار کا استحقاق بہر حال موجود العیاذ باللہ الغفور الودود۔ یقین جانو اس دن کو داڑھی منڈا واحد قہار کے حضور تمہارا حمایتی نہ بنے گا وہ آپ اپنی بھڑکائی آگ میں جلے بھنے گا آئندہ اختیار بدست مختار۔ مسلمانو! اس کی ٹھیک مثال یہ ہے کہ کوئی گندہ ناپاک بھینس کا گوبر گدھے کی لید کھایا کرے جب اس سے کہا جائے کہ تو (...) کھاتا ہے کہے اسے (...) (...) نہیں کہتے یہ تو لید گوبر ہے اس نجس سے یہی کہا جائے گا کہ یوں ہی سہی مگر ہر طرح تیرے منہ میں تو گندگی رہی۔

مسلمانو! مکروہ تحریمی گناہ صغیرہ سہی مگر ہر صغیرہ بعد اصرار کبیرہ اور ہلکا جانتے ہی فوراً اشد کبیرہ۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں "لا صغیرۃ علی الاصرار رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما" پھر یہ ظالمین براہ چالاکی حرام حرام کی اصطلاح لئے ہوئے ہیں حقیقتاً مباح محض شیر مادر جانتے ہیں جب تو "اذا حللتم فاصطادوا" کی مثال اور عقاب و عتاب بھی نہ ہونے کا خیال ہے شیطان کے بڑھاوے ایسے ہی ہوتے ہیں "یعدھم و یمنیھم وما یعدھم الشیطان الا غرورا"

انتباہ... سنا گیا کہ اس منکر متکبر کی طرح کوئی اور کوئی حضرت بھی اس مسئلہ میں مخالفت محمد رسول اللہ ﷺ پر تلے ہیں اس نے اباحت محضہ کا ڈنڈا پکڑا وہ اپنے زور زور میں اور راہ چلے ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام نہیں اور مکروہ تحریمی میں خود اختلاف ہے کہ وہ حرمت سے قریب ہے یا حلت سے نزدیک۔ مسلمانو! راہ فریب سے دور "لا یغرنکم باللہ الغرور" یہ ان قائل صاحب کا محض افتراء گندہ و ایجاد بندہ ہے آج تک جہاں میں کسی عالم نے مکروہ تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہیں حضرات شیخین و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور ان کے نزدیک اقرب بحرام تنویر الابصار وغیرہ عامۂ اسفار میں ہے "مکروہ حرام عند محمد (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) و عندہما الی الحرام اقرب" اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک مذہب خود

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ناقل کہ انہوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی "اذا قلت فی شئی اکرامہ فما رایک فیہ" جب آپ کسی شے کو مکروہ فرمائیں تو اس میں آپ کی کیا رائے ہوتی ہے "قال التحریم" فرمایا حرام ٹھہرانا "ذکرہ فی رد المحتار عن شرح التحریر للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد رحمھم اللہ تعالیٰ"

ت ٥ ... آیات قرآنیہ میں حق فرمایا ہمارے رب جل و علا نے "فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور" ہے یوں کہ آنکھیں نہیں اندھی وہ دل سے اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ان بے بصیرتوں کو اگر کبھی کھلی آنکھوں سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہو تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف ارشاد اس میں ایک دو نہیں بلکہ بکثرت آیات کریمہ میں موجود ہے اس میں دو طریق ہیں

اول طریق عموم... دو وجہ پر ہے

وجہ اول ... کہ صحابہ کرام و ائمہ اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنھم امثال مقام میں استعمال فرماتے رہے۔

آیت ۱... "قال اللہ عزوجل ما اٰتکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا" جو کچھ رسول کریم تمہیں دیں اختیار کرو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

آیت ۲... "قال تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم" اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی۔

آیت ۳... "قال عزوجل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" جو رسول کے فرمانے پر چلا اس نے اللہ کا حکم مانا رب تبارک و تعالیٰ ان آیات اور ان کے امثال میں نبی کا حکم بعینہ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ حدیث میں ارشاد ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کتاب اللہ اس سے ہرگز خالی نہیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ

ہماری نظر میں نہ ہو۔

احمد و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ سب ائمہ اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا "لعن اللہ الواشمات و المتوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ" اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں، اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا "مالی لا العن من لعن رسول اللہ ﷺ و من ھو فی کتاب اللہ" فرمایا مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا۔ فرمایا "ان کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ" اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا۔ یہ بیان اس میں ضرور پاتیں "اما قرأت ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا" کیا تم نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔ انہوں نے عرض کی ہاں! فرمایا "فانہ قد نھی عنہ" تو بیشک نبی ﷺ نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ منکر دیکھے کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جواب ہے یا نہیں۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں۔ کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں بہر حال ان کی فضیلت و صلاح قبول حق پر باعث ہوئی سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتیں "کمارواہ البخاری من طریق عبدالرحمٰن بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما" ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہئے کہ ۔ دلا مردانگی زیں زن بیاموز

" ولکن الھدایۃ لن تنالے

بلا فضل من المولے تعالے

ایک بار عالم قریش، سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا" اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو "وحدثنا سفین بن عینیہ عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفہ بن الیمان عن النبی ﷺ انہ قال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر" اور رسول ﷺ سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہونگے، ابو بکر و عمر "و حدثنا سفین بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور" اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ "انہ امر بقتل المحرم الزنبور" اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا "ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان"۔

وجہ ثانی ... اقول و باللہ التوفیق

آیت ۴ ... "قال جل ذکرہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر و ذکر اللہ کثیرا" البتہ بیشک تمہارے لئے رسول اللہ کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے اس کے لئے جو ڈرتا ہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کر اللہ کی۔ اس آیہ کریمہ میں مولی جل و علا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے طریق و روش پر چلنے کی ہدایت فرماتا اور مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو! ہماری یہ بات وہ مانے گا جس کے دل میں ہمارا خوف ہماری یاد، ہم سے امید، قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق و مخالف حتی کہ نصاری و یہود مجوس و ہنود تمام جہان جانتا ہے کہ اس سرور جہاں و جہانیاں ﷺ کی سنت دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جس پر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف نے گنجائش نہ پائی۔ ہم

یہاں بعض احادیث حلیہ کریمہ یاد کریں کہ ذکر حبیب نور عین و سرور جان و شادابی دل و سیرابی ایمان ہے ﷺ

حدیث ۱ ... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "کان رسول اللہ ﷺ کثیر شعر اللحیۃ" رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک میں بال کثیر و انبوہ تھے "رواہ مسلم و عنہ عند ابن عساکر کثیر الشعر و اللحیۃ"۔

حدیث ۲ ... ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "کان رسول اللہ ﷺ فخما مفخما یتلألؤ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر ازہر اللون واسع الجبین کث اللحیۃ" حبیب ﷺ عظمت والے، نگاہوں میں عظیم، دلوں میں معظم تھے، چہرہ مبارک دو ہفتہ کے چاند کی طرح چمکتا، جگمگاتی رنگت، کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی "رواہ الترمذی فی الشمائل و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب و رواہ ایضا الرویانی و البیہقی فی الدلائل و ابن عساکر فی التاریخ" تھا۔

حدیث ۳ ... امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں "بابی و امی کان ربعۃ ابیض مشربا بحمرۃ کث اللحیۃ" میرے ماں باپ ان پر قربان، میانہ قد تھے، گورا رنگ، جس میں سرخی جھلکتی، گھنی داڑھی "رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما"۔

حدیث ۴ ... وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کان رسول اللہ ﷺ ضخم الھامۃ عظیم اللحیۃ" رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ "رواہ البیہقی"۔

حدیث ۵ ... امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "کان رسول اللہ ﷺ ابیض اللون مشربا حمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ" رسول اللہ ﷺ کا رنگ گورا، سرخی آمیز، آنکھیں بڑی اور خوب سیاہ داڑھی گھنی۔

حدیث ۶ ... انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ "کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس قواما واحسن الناس وجھا و اطیب الناس ریحا و الین الناس کفا و کانت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملات من ھھنا الی ھھنا امر یدیہ علی

عارضیہ" رسول اللہ ﷺ کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر، چہرا تمام عالم سے خوبتر، مہک سارے زمانے سے خوشبوتر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

حدیث ۷... وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کان رسول اللہ ﷺ ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الماء فی اھداب الاشفار" رسول اللہ ﷺ کا مونہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کودوں میں سرخی پلکیں دراز "رواھا جمیعا ابن عساکر الکل مختصرا" امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں "کث اللحیۃ تملوء صدرہ" ریش مطہر گھنی، سینہ منور کو بھرے ہوئے یہاں سینہ سے مراد اس کا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے "صرح بہ الشراح وھو الواضح الصراح" اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر ایسا مرغوب و پسندیدہ ہو جب شرعا لازم ضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرما دیتے یا قولا خواہ تقریرا جواز ترک بتا دیتے اس لئے علماء کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیانا اضافہ کیا یعنی جسے سید عالم ﷺ نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرمایا ہو و لہٰذا محققین فرماتے ہیں کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہے محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں فرماتے ہیں """عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب" نیز باب الاعتکاف میں فرمایا "ھذہ المواظبۃ المقرونۃ بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکار علی من لم یفعلہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کانت دلیل السنۃ والا کانت دلیل الوجوب"۔

دوم طریق خصوص... اس میں بھی بحمد اللہ تعالیٰ فیض جلیل قرآن جمیل سے آیات کثیرہ عبد ذلیل پر فائض برکات ہوئیں "فاقول و باللہ التوفیق" یہ نفیس طریق وجوہ عدیدہ رکھتا ہے جن سے اخفائے لحیۃ کا امر یا طلب یا اس کے خلاف پر وعید یا مذمت ثابت ہو۔

وجہ ثالث آیت ۵... "قال تعالیٰ و تقدس و ان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ و قال لا تخذن من عبادک نصیبا مفروضا ○ ولا ضلنھم ولا منینھم ولا مرنھم

فلیبتکن ازان الانعام ولاٰمرنھم فلیغیرن خلق اللہ" کافر نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جس پر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لوں گا تیرے بندوں میں سے اپنا ٹھہرا ہوا حصہ اور میں ضرور انہیں بہکا دوں گا اور ضرور خیالی لالچوں میں ڈالوں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور بیشک انہیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑیں گے یہی وہ آیۂ کریمہ ہے جس کی رو سے حضور پر نور سید المرسلین ﷺ نے زنان مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اس کی علت یہی خدا کی بنائی ہوئی چیز بگاڑنی بتائی بعینہ یہی کیفیت داڑھی منڈوانے کی ہے منھ کے بال نوچنے والیاں تغیر خلق اللہ کرتی ہیں یوہیں داڑھی منڈوانے والے تو یہ سب اسی "فلیغیرن خلق اللہ" میں داخل اور شیطان کے محکوم اور اللہ اور اس کے رسول کے ملعون ہیں امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط التنزیل میں زیر آیۂ کریمہ فرماتے ہیں "یستدل بالآیۃ علی تحریم انحصاء ولوشمر وما یجری مجراہ من الوصل فی الشعر و برد الاسنان والتمنص وھو شنف الشعر من الوجہ" تفسیر مدارک شریف میں ہے "فلیغیرن خلق اللہ بانحصار او الوشم او تغیر الشیب بالسواد و التخنث اھ باختصار" شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں زیر حدیث مذکور "المغیرات خلق اللہ" میں فرماتے ہیں علت و حرمت مثلہ و حلق لحیہ و امثال آں نیز ہمیں ست۔

وجہ رابع... آیت ۶... قال جل مجدہ "ذلک ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب" بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الٰہی کے شعاروں کی، تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں۔

آیت ۷... قال عز شانہ "یا ایھا الذین آمنوا لا تحلوا شعائر اللہ" اے ایمان والو! حلال نہ ٹھہرا لو دین خدا کے شعاروں کو۔ شک نہیں کہ داڑھی شعائر دین اسلام سے ہے امام بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ختنہ کی نسبت فرماتے ہیں "انہ شعائر الدین کالکلمۃ و بہ یتمیز المسلم من الکافر" جب ختنہ حالانکہ یہ امر خفی ہے مثل کلمۂ طیبہ کے شعار دین اور وجہ امتیاز مومنین و کافرین قرار پایا یہاں تک کہ مسلمانان ہند نے اس کا نام بھی

مسلمانی رکھ لیا تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولی شعائر اسلام وما بہ امتیاز الکرام و لیام ہے اور بعض کفار کا اس میں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جس طرح ختنہ کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھئے مورد نزول جانوران ہدی ہیں کہ حرم محترم کو قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں' انہیں شعائر دین الٰہی فرمایا حالانکہ تمام مشرکین عرب اس میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بیشک یوں ہی ہے تو بحکم قرآن اس کے ازالہ کو حلال ٹھہرا لینا حرام اور اس کی تعظیم تقوی قلوب کا کام۔

وجہ خامس... قال عز شانہ "واوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا ○

آیت ۹ ... "قال سبحانہ تعالٰی قل بل ملۃ ابراہیم حنیفا۔

آیت ۱۰... تقال جلت آلاء ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ

آیت ۱۱ ... "قال توالت نعماۂ وقد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم و الذین معہ (من المئومنین)" آیت ۱۲ ... "قال جل ذکرہ فقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید" ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا مسئلہ شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں رب جل و علی نے ہمیں ملت ابراہیمی علی ابنہ الکریم و علیہ افضل الصلوۃ و التسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت فرمایا اور ان کی رسم و راہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرما دیا کہ جو ہمارے حکم سے پھرے تو اللہ بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اسی کے لئے حمد ہے۔

وجہ سادس ... آیت ۱۳.. "قال تقدست اسماۂ اولئک الذین ھدی اللہ فبھدھم اقتدہ" یہ انبیاء وہ ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو انہیں کی راہ کی پیروی کر۔ صدر کلام میں احمد و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث ام المئومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے گذری کہ حضور سرور

عال ﷺ فرماتے ہیں "عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیۃ الحدیث" دس چیزیں شعائر قدیمہ مستمرہ انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام سے ہیں ازا بجملہ لبیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی مصطفٰی ﷺ نے فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل کرام علیھم الصلوۃ والتسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا راہ انبیاء کی پیروی کرو یہاں سے یہ ظاہر ہوا کہ آیۂ کریمہ "لا تاخذ بلحیتی" میں لحیہ کا لفظ ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف بھی ارشاد نکلتا ہے کہ ہارون علیھم و علیہ الصلوۃ والسلام بھی انبیاء کرام بلکہ بالخصوص ان اٹھارہ رسولوں میں ہیں جن کا نام پاک اس رکوع میں بالتصریح ذکر فرما کر ان کی اقتداء کا حکم ہوا "قال سبحنہ ومن ذریتہ داود و سلیمان و ایوب و یوسف و موسٰی و ھارون و کذلک یجزی المحسنین"۔

وجہ سابع... آیت ۱۴... "قال جل ثناوہٗ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدٰی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جھنم و سائت مصیرا ○" جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہونے پر اور چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور کیا بری پلٹنے کی جگہ۔

مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز ازل سے مسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے اہل بیت کرام و صحابہ عظام و ائمہ اعلام اور ہر قرن و طبقہ کے اولیائے امت و علمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہاں تک کہ ازالہ تو اگر خلقہ کسی کی داڑھی نہ نکلتی اس پر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدتر عیب سمجھا جاتا علماء کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ داڑھیاں منڈوائیں کتروائیں گے اس پیشن گوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈوں، مخرشوں کی تراشیں، خراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رند و اوباش و بدوضع لوگوں میں پھر ان میں بھی جو ایمان سے حصہ رکھتے ہیں اب تک اپنی اس حرکت کو مثل اور معاصی و قبائح کے برابر جانتے ہیں اور طریقہ اسلامی سے جدا سمجھتے، بلکہ ان میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے

سامنے جاتے لجاتے، انہیں منہ دکھاتے شرماتے ہیں، الحمد للہ یہ ان کے ایمان کی بات ہے، شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اسے گناہ و قبیح جانیں مگر چوری سرزوری والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر قہقہے اڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام و ایمان بھی مونڈ کر پھینک دیں اور امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہ الملکی کتاب مستطاب طریق المرید للوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں "وھذا لفظ المکی قال ذکر سنن الجسد ذکر ما فی اللحیۃ۔ من المعاصی والبدع المحدثۃ۔ قد ذکر فی بعض الاخبار ان للہ تعالیٰ ملئکۃ۔ یقسمون والذی زین بنی آدم باللحی وفی وصف رسول اللہ ﷺ انہ کان کث اللحیۃ و کذلک ابوبکر و کان عثمان طویل اللحیۃ ور قیقھا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملئت ما بین منکبیہ و وصف بعض بنی تمیم من رھط الاحنف بن قیس قال (و عبارۃ الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس) وددنا انا اشترینا لاحنف لحیۃ۔ بعشرین الفا فلم یذکر حنفہ فی رجلہ ولا عورۃ فی عینہ و ذکر کراھیۃ۔ عدم لحیۃ۔ و کان عاقلاً حلیماً و قد روینا من غریب وتاویل قولہ تعالیٰ یزید فی الخلق ما یشاء نقال اللحیٰ و قال عن شریح القاضی قال۔ (و لفظ الاحیاء قال شریح) وددت لو ان لی لحیۃ۔ بعشرۃ آلاف نفی اللحیۃ۔ من بقایا الھوی دقائق ذات النفوس و من البدع المحدثۃ۔ ستا عشرۃ خصلۃ۔ من ذلک النقصان منھا و ذالک مثلۃ۔ و ذکر عن جماعۃ۔ ان ھذا من اشراط الساعۃ اھ ملخصا)" یعنی یہ ذکر ہے کہ ان معصیتوں اور نوپیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں۔ حدیث میں ہے اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اس کی قسم! جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے زینت بخشی۔ رسول اللہ ﷺ کے حلیہ شریف میں ذکر ہے کہ ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدیق اور عثمان غنی کی داڑھی دراز اور باریک مولی علی کی داڑھی چوڑی، سارا سینہ بھرے ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات و تابعین و علماء و حکمائے کاملین سے تھے زمانۂ رسالت میں پیدا ہوئے۔ س ۶۷ یا ۷۲ ھ میں وفات پائی) عاقل اور حلیم تھے، پاؤں میں

کج تھا' ایک آنکھ جاتی رہی تھی' داڑھی خلقتاً نہ نکلی تھی ان کے اصحاب نہ کج پر افسوس کرتے۔ نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی احنف کے لئے داڑھی خریدتے نادر تفسیروں سے آیت کریمہ "یزید فی الخلق ما یشاء" کی تفسیر میں ہمیں روایت پہنچی کہ اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے صورت میں جو چاہے' اس سے داڑھی مراد ہے۔

شریح قاضی (کہ اجلۂ ائمہ و اکابر تابعین سے ہیں۔ زمانہ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا کہ صحابی ہیں' امیر المومنین عمر فاروق پھر امیر المومنین علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوی میں ان سے رائے لیتے ۸۰ھ سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقتاً نہ تھی) وہ فرماتے ہیں کہ مجھے آرزو ہے کاش دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی۔

تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے بقایا اور نفسانی آفتوں کے دقائق اور نو پیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کی ہیں ازاں جملہ داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنی صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علماء سے مروی ہوا کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے انتھی

مدارج نبوت شریف میں ہے "آوردہ اند کہ لحیہ امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را وہم چنیں لحیۂ امیر الومنین عمرو عثمان رضی اللہ عنھم اجمعین و در حلیۂ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ و عریضھا یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی "صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہ الکریم و علیہ وبارک و سلم"

وجہ ثامن ... آیت ۱۵' ۱۶ ... "قال تبارک شانہ فی البقرۃ و فی الانعام ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین" شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمھارا دشمن ہے

آیت ۱۷ ... "قال عز وعلی یا ایھا الذین آمنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان و من یتبع خطوات الشیطٰن فانہ یامر بالفحشاء والمنکر" اے ایمان والو! شیطان کے

راستے نہ چلو اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ یہی بے حیائی اور بری بات کا حکم کرتا ہے

آیت ۱۸... "قال عز من قائل یا یھا الذین امنو ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین ○ فان زللتم من بعد ما جآئتکم البینت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ○ ھل ینظرون الا ان یا تیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ و قضی الامر و الی اللہ ترجع الامور ○" اے ایمان والو! پورے اسلام میں داخل ہو اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یقیناً وہ تمہارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اس کی طرف جھکو بعد اس کے کہ تمہارے پاس آچکیں الٰہی حجتیں، تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئے ان پر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤں میں اور فرشتے اور ہو جائے ہونے والی اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب کام۔ جلالین میں ہے "نزل فی عبداللہ بن سلام و اصحابہ لما عزموا السبت و کرھوا أبل بعد الاسلام یا أیھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم الإسلام کافۃ حال من السلم ای فی جمیع شرائعہ فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعہ عزیز لا یعجزہ شئی عن انتقامہ منکم ھل ینظرون ینظر التارکون الدخول فیہ قضی الامر لم امر اہلاکھم" یعنی جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کہ اکابر یہود سے تھے مشرف بالاسلام ہوئے، عادت سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے کراہت ہوئی رب عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ اے ایمان والو! اسلام لائے ہو تو پورا اسلام لاؤ اسلام کی سب باتیں اختیار کرو یہ نہ ہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادتیں کافروں کی رکھو اور اگر نہ مانو تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تم پر عذاب لاتے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض خصلتیں اکتیار کریں وہ کاہے کا انتظار کر رہے ہیں یہی نہ کی آسمان سے ان پر عذاب اترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک و تمام کر دئے جائیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ان آیات میں رب العزۃ جل و علی نے خصلت کفار اختیار کرنے پر کیسی تہدید اکید و وعید شدید فرمائی اور شک نہیں کہ داڑھی

منڈوانا کترنا خصلت کفار ہے عنقریب بعونہ تعالیٰ بکثرت احادیث معتمدہ سے اس کا بیان آتا ہے اور خود بیان کی حاجت کیا ہے کہ امر آپ ہی واضح اور نیز تقریرات سابقہ سے لائح۔

اصل میں یہ خصلت ملعونہ مجوس ملاعنہ کی تھی ان سے اور کفار نے سیکھی جب عہد معدلت مہد، امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عجم فتح ہوا اور کسری خبیث کا تخت ہمیشہ کے لئے الٹ دیا گیا مجوس منحوس کچھ اسلام لائے کچھ .بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان و سرگرداں دار الکفر ہندوستان میں آنکلے، یہاں کے راجہ نے اس سے تعظیم گاؤ و تحریم مادر و دختر و خواہر کا عہد لے کر جگہ دی۔ ہنود بے بہبود نے داڑھی منڈوانا، نو روز و مہرگان بنام ہولی دیوالی منانا، ان میں آگ پھیلانا وغیر ذلک من الخصال شنیعہ ان سے اڑایا مجوس ایران کہ مسلمان ہوئے تھے ان میں بہت بد باطن اپنی تباہی ملک و افسر و تاراج مال و دختر کے باعث دلوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمان کہلا کر اسلام کی عزت و شوکت، اسلام کی قوت و دولت، اسلام کے تاج و معراج یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن صبا یہودی خبیث نے مذہب رفض ایجاد کیا اور شدہ شدہ یہ ناشدنی مذہب ایرانیوں تک پہنچا ان آتش پرست بچوں کی دبی آگ نے موقع پایا کہ اہا اسلام میں بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المومنین پر تبرا کیئے اور خاصے مومنین بنے رہیئے انہوں نے بہزار جان لبیک کہی اور نئے دین کی تاصیل تفریع بڑھ چلی، باپ دادا کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں، نوروز منائے، داڑھیاں کتروائیں، ایتان ادبار و اباحت و اعارت و اجارت فرج کی کیا گنتی نکاح محارم تک منظور رہا مگر در پردہ حریر میں مستور رہا (اہلسنت شیعہ را ببعضے مسائل قبیحہ طعن میکردند جمعے از علمائے ایشاں تدبیر دفع بایں صورت کردہ اند کہ از کتب خود مسائل محو نمودند و کتب قدیمہ را مخفی ساختند مثل لواطت با مملوک و با مادر و خواہر لف حریر ۱۲ تحفہ اثنا عشریہ ملخصاً)

ادھر اسلامی فاتحوں کی شیرانہ تاخت نے سیاہانہ ہند کے موئے سپید کر دئے

ہزاروں مارے لاکھوں قید کئے یہاں تک کہ ہندو کے معنی ہی غلام ٹھہر گئے یہاں کے نومسلم مسلم تو ہوئے مگر ہزاروں اپنے آبائی خصال کے پابند رہے' داڑھیاں منڈائیں' بسنت منائیں' ساونی کریں' چنریاں رنگائیں' عورتیں بد لحاظی کے کپڑے پہنیں' کنبے بھر کی سب غیریں سامنے آنے کے واسطے نہیں' شادیوں میں معاذاللہ فحش گیت' سالی بہنوئی میں ہنسی کی ریت' یہاں تک کہ بہت پوربی اضلاع میں چھوت اور چوکا تک مشہور اور اکثر دیہات میں ہولی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود' پھر اس عملداری میں شیوع نیچریت بے قیدی شرع و آزادی نفس کے لئے سونے میں سہاگہ کچھ اتباع فرنگ' کچھ زنانی امنگ' صفائی رخسار کا نصیب جاگا لاجرم اس حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نہ پایئے گا سلا مجوسی یا مذہبا رافضی یا پوربی تہذیب کا دلدادہ نیچری یا جھوٹے متصوفانہ یا مبتلائے رفض خفی یا باپ دادا ہندو نومسلم غافل یا ان صحبتوں کا بگڑا آوارہ جاہل' بہر حال اس کا مبداؤ منبع و مرجع وہی خصلت کفار' جس سے خدا ناراض' رسول بیزار' جس پر قرآن عظیم میں وہ سخت وعید' وہ قاہر مار' آئندہ ماننے نہ ماننے کا ہر شخص مختار' والتوفیق من اللہ العزیز الغفار۔

تنبیہ ہشتم ... احادیث میں ... حدیث ۱ ... امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم فرماتے ہیں "خالفوا المشرکین احفوا الشوارب و اوفروا اللحیہ" مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو۔ یہ لفظ صحیحین ہیں۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے "انھکوا الشوارب واعفوا اللحی" مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ مسلم' ترمذی' ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے "احفوا الشوارب و اعفوا اللحی" خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

روایت امام مالک و ابی داود اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے "ان رسول اللہ ﷺ امر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحی" بیشک رسول اللہ

ﷺ نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

حدیث ۲... احمد مسند صحیح طحاوی آثار ابن عدی کامل طبرانی اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جزوا الشوارب و ارخوا اللحی خالفوا المجوس" مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستو کا خلاف کرو

امام احمد کی روایت میں ہے "قصوا الشوارب و اعفوا اللحی" مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ طبرانی کی روایت ہے "و فروا اللحی و خذوا من الشوارب" کثیر کرو داڑھیاں اور لو مونچھوں میں سے۔

دوسری روایت میں زائد کیا "وا تلفوا ابط و قصوا الاظافیر" ابن عدی کی روایت ہے "وا حفوا الشوارب و اعفوا اللحی"۔

حدیث ۳... امام جعفر طحاوی شرح معانی الاثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "احفوا الشوارب و اعفوا اللحی ولا تشبھوا بالیھود" مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔

حدیث ۴... امام احمد مسند طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان۔ضیاء صحیح مختارہ ابونعیم حلیہ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب" مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصاری کا خلاف کرو۔

حدیث ۵... طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "واعفوا اللحی وقصوا الشوارب" پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

حدیث ۶... ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا "ذکر رسول اللہ

ﷺ المجوس فقال انهم يوفرون سبالهم و یحلقون لحاهم وخالفوهم" رسول الله ﷺ نے مجوس کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔

حدیث ۷ ... ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "اعفوا الشوارب و اعفوا اللحٰی" خوب مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

حدیث ۸... ابو عبید اللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "خذوا من عرض لحاکم و اعفوا طولها" داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

حدیث ۹ ... خطیب بغدادی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لا یا خذن احدکم من طول لحیۃ" ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

حدیث ۱۰... ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مرسلا راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لکن ربی امرنی ان اُحفی شاربی و اعفی لحیتی" مگر مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔
اس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس ﷺ وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پر نور سید یوم النشور ﷺ نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا۔ مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگ ایران خسرو پرویز کلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو

مدینہ روانہ کیا "انھما حین دخل رسول اللہ ﷺ کانا قد حلقا لحاھما و اعفیا شواربھما فکرہ النظر الیھما و قال ویلکما من امرکما بھذا قالا ربنا یعنیان کسری فقال رسول اللہ ﷺ لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی و قص شواربی" یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم ﷺ کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لئے کس نے تمہیں اسکا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھیاں بڑھانے اور لبیں ترشوانے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ و خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام نہ لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے ان کی یہ صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان احکام حضور کو جان بوجھ کر مصطفیٰ ﷺ کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور ﷺ کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا۔

آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے اگر روز قیامت رسول اللہ ﷺ نے یہ مجوس صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا۔ مسلمان کی پناہ 'نجات' امان' رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔ والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔ اس کے بعد حدیث میں معجزہ مصطفیٰ ﷺ کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان و بابویہ و خرخسرہ وغیرہم اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین

حدیث ۱۱... سنن نسائی شریف میں ہے "اخبرنا محمد ابن سلمہ (ثقہ۔ثبت) حدثنا ابن وھب (ثقۃ۔ حافظ عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقہ۔ ثبت فقیہ زاہد) و ذکر آخر قید عیاش بن عباس (القتبانی ثقہ) ان شیم بن بیتان (القتبانی ثقہ) حدثہ انہ سمع رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان رسول اللہ ﷺ

قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیۃ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بری منہ" یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے "رویفع" میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو داڑھی باندھے یا کمان کا چلا گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں۔

حدیث ۱۲... سنن ابی داود شریف میں اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا "حدثنا یزید بن خالد (ثقہ) حدثنا مفضل (ھو ابن فضالہ المصری ثقۃ فاضل عابد) عن عیاش (ذاک ابن عباس الثقۃ) ان شیمیم بن بیتان اخبرہ ہذا الحدیث ایضا عن ابی سالم الجیشانی (سفین بن ھانی مخضرم و قیل لہ صحبۃ) عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یذکر ذالک و ھو معہ مرجتہ ۹۷۸ بحسن باب الیون" یعنی اسی طرح یہ حدیث حضور پر نور ﷺ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دھلوی لمعات التنقیح میں فرماتے ہیں "عقد لحیۃ الاکثرون علی ان المراد تجعیدا بالمعالجۃ وانما کرہ ذلک لانہ فعل من لیس من اھل الدین وتشبہ بھم وقیل کانوا یعقدون فی الحرنی زمن الجاھلیۃ تکبرا و تعجبا فامروا بارسالھا وذالک من فعل الاعاجم وقال تورپشتی یفتلونھا کذا فی مجمع الابحار والاول ھو الوجہ اھ مختصرا" علامہ طیبی حاشیہ مشکوۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں "عقد ای جعدھا بالمعالجۃ ونھی عنہ لما فیہ من التشبہ بمن فعلہ من الکفرۃ" یعنی داڑھی باندھنے سے مراد اسکا جعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے "تشبہ" ہے۔

داڑھی چڑھانے والے حضرات کو ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو جعد و مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں اور جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جن کے ہر ہر راوی کی ثقاہت و عدالت ہم نے تقریب التہذیب امام خاتم الحفاظ ابن حجر سے نقل کر دی یاد رکھیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں اور داڑھی منڈانے، کترانے والے

زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں۔ جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے "تشبہ" اس درجہ باعث بیزاری حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب و ناراضگی واحد قہار و رسول کردگار جل جلالہ و ﷺ ہو بجا ہے الاثار

حدیث ۱۳، ۱۴... امام ابوطالب مکی قوۃ القلوب اور امام حکیم الامۃ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں "رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن ابی لیلی قاضی المدینۃ شھادۃ من کان ینتف لحیتہ" یعنی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرحمٰن بن ابی لیلی قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ تابعین و اجلہ تلامذہ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں ان دونوں ائمہ ہدی نے، داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی

حدیث ۱۵... یہی دونوں امام مکی و غزالی فرماتے ہیں "شھد رجل عند عمر ابن عبدالعزیز شھادۃ وکان ینتف نیفکیہ فرد شھادۃ" ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرما دی۔

حدیث ۱۶، ۱۷... امام محمد بن ابی الحسین علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار و ابی الجلد (جیلان بن فرادہ اسدی) رحمھم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں "یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاھم او لئک لا خلاق لھم" آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بدنصیب ہیں یعنی ان کے لئے دین میں حصہ نہیں۔ آخرت میں بہرہ نہیں والعیاذ باللہ رب العلمین ہذا مختصر

تنبیہ نہم نصوص ائمہ کرام و علمائے عظام میں

نص ا تا ۵... امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق پھر علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیہ و ذوی الاحکام پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی در مختار پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں "المعنیٰ للکل و اللفظ لحاشیۃ الدرر و الغرر الاخذ من اللحیۃ وھی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال فلم یبحہ احدا و اخذ کلھا فعل مجوس الاعاجم و الیھود و الھنود بعض اجناس الافرنج" یعنی جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی زنانے زنخے کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

نص ۶ تا ۱۲... امام برہان الملۃ و الدین فرغانی ہدایہ پھر امام زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملۃ بحر الرائق پھر علامہ شرنبلالی غنیہ پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیہ کنز پھر علامہ سیدی احمد طحاوی حاشیہ تنویر پھر علامہ سیدی محمد امین افندی رد المحتار علی الدر المختار سب علماء کتاب الجنایات مسئلہ جنائت بحلق لحیۃ میں فرماتے ہیں "یودت علی ذلک لارتکاب المحرم ھذا ھو لفظ الکل الا الطرفین فلفظھما یودب علی ارتکابہ مالا یحل" داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔

نص ۱۳ تا ۱۷... علامہ تورپشتی شرح مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات میں فرماتے ہیں "قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم وھو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والھنود ومن لا خلاق لھم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ- طھر اللہ عنھم حوزۃ الدین" داڑھی تراشنا پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت کافروں کا شعار ہے جیسے افرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو ان سے پاک کرے۔

نص ۱۸ تا ۱۹... کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے "فسبحانہ ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب و احفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتھم نعوذ باللہ" سبحان اللہ کس قدر پوچ عقل ہے ان لوگوں کی جنھوں نے مونچھیں بڑھائیں اور داڑھیاں پست کیں برعکس اس خصلت کے جس پر تمام امم انبیاء علیھم الصلوۃ و السلام کی فطرت ہے انہوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ۔

نص ۲۰ تا ۲۲ ... امام ابوالحسن علی بن ابی بکر عبدالجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس و المزید میں اس کے عدم جواز کی تصریح فرمائی لمعات شرح مشکوۃ و نصاب الاحتساب باب سادس میں ہے "ھل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوابقیون؟۔ الجواب۔ لایجوز ذکرہ فی جنایۃ الھدایۃ وکراھۃ التجنیس" یعنی سوال کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے جیسے جھولا شاہی فقیر کرتے ہیں جواب ناجائز ہے ہدایہ کتاب الجنایات اور "تجنیس" کتاب الکراہت میں اس کی تصریح ہے۔

نص ۲۳، ۲۴... تبیین المحارم و رد المحتار میں ہے "ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبت للمراۃ لحیۃ او شوارب فلا تحرم ازالتہ بل تستحب" مونھ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

نص ۲۵، ۲۶ ... مفہم شرح صحیح مسلم للعلامہ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے "لا یجوز حلقھا ولا نتفھا ولا قص الکثیر منھا" داڑھی کا نہ مونڈنا جائز ہے نہ چننا اور نہ زیادہ کترنا۔

نص ۲۷ ... امام شمس الائمہ کردی وجیز میں فرماتے ہیں "لا یحل للرجل ان یقطع اللحیۃ" مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے۔

نص ۲۸ تا ۳۰... بعینہ یہی الفاظ امام ابوبکر نے فرمائے اور ان سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب ثامن میں منقول ہوئے۔

نص ۳۱، ۳۲... درمختار میں ہے "فیہ (ای فی المجتبیٰ) تقطعت شعر راسھا

اثمت و لعنت فی البزازیہ ولو باذن الزوج لانہ لا طاعہ لمخلوق فی المعصیۃ الخالق و لذا یحرم علی قطع الرجل لحیتہ و المعنی المؤثر التشبہ بالرجال" ردالمحتار میں ہے "العلہ الموثرۃ فی اثمہا التشبہ بالرجال فانہ لایجوز کالتشبیہ بالنساء" یعنی مجتبی شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گناہگار و ملعونہ ہوجائے بزازیہ میں زائد فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے اس لئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی طاعت نہیں اسی لئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور علت گناہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو موئے سر تراشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جس طرح مرد کو ریش تراشی حرام ہونے کی علت یہ کہ عورتوں سے "تشبہ" ہے اور وہ دونوں ناجائز۔

نص ۳۳ ... ملامہ قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں "حلق اللحیہ منہی عنہ" داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

نص ۳۴ ... علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں "اما حلقہا فمنہی عنہ لانہ عادۃ المشرکین" داڑھی مونڈنا ممنوع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے۔

نص ۳۵ ... اشعۃ اللمعات سے گذرا علت در حرمت حلق لحیہ ہمیں است۔

نص ۳۶ ... اسی میں ہے حلق کردن لحیہ حرام است و روش فرنج و ہنود جوالقیان ست کہ ایشانرا قلندریہ گویند۔

نص ۳۷ ... فتح المعین بشرح قرۃ العین میں ہے "یحرم حلق لحیۃ" داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

فائدہ ... جس طرح داڑھی مونڈنا' کتروانا بالاتفاق حرام و گناہ ہے یوں ہی ہمارے ائمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہے۔

امام قاضی عیاض پھر امام ابو زکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں "تکرہ الشہرۃ فی تعظیمہا کما تکرہ فی قصہا و جزہا" اسی میں ہے "وکرہ مالک طولہا

جدا" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت ابو ہریرہ و غیرہما صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے افعال و اقوال اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ و محرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عامہ کتب فقہ و حدیث کی تصریح سے اسکی حد یکمشت ہے ابھی نصوص علماء سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا۔ قبضہ سے زائد قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ میں بلفظ وجوب تعبیر کیا تفصیل اس کی بحر و نہراور در مختار اور اس کے حواشی وغیرھا کتب فقہ اور مرقاۃ ولمعات و منہاج وغیرہ کتب حدیث اور قوت القلوب و احیاء العلوم وغیرہما کتب سلوک میں دیکھئے۔

قول عرب کہ اس ناقل نے لکھا اور نہ اس کا قائل جانا نہ منقولہ ہی ٹھیک نقل کیا اس میں اسی طول فاحش و مفرط کی ناپسندی ہے ورنہ طول تو سبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ بھر ہو آخر جسم ہے اور جسم بے طول ناممکن تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم قومی و ملکی و مذہبی عادت ہمیشہ داڑھی رکھتی رہی ہے وہ اس کے نہ ہونے کی مذمت کرتے اور اسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح و امام "احنف" سے گزرا قوت القلوب شریف میں امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے "من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ" اس میں بعض ادیبوں سے نقل فرمایا "فی اللحیۃ خصال نافعہ منہا تعظیم الرجل و النظرالیہ بعین العلم و الوقار و رفعہ فی المجالس و الاقبال علیہ و تقدیمہ علی الجماعۃ و تعقیلہ" اسی طرح احیاء العلوم میں ہے

یہ زنخدان کے دو تین بال جو اس خلیع العذر کے نزدیک حد اعتدال، عرب اسے منحوس و مذموم جانتے اور عجم کیا اچھا سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اس پر مثلیں زباں زد ہوئیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ "خیر الامور اوسطہا قال تعالیٰ وکان بین ذلک قواما و قال تعالیٰ وابتغ بین ذلک سبیلا و قال تعالیٰ عوان بین ذلک" کو سچ کے بارے میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال و وقائع

بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں زیر حدیث

اثمت و لعنت فی البزازیہ ولو باذن الزوج لانہ لا طاعۃ لمخلوق فی المعصیۃ الخالق و لذا یحرم علی قطع الرجل لحیتہ و المعنی المؤثر التشبہ بالرجال" ردالمختار میں ہے "العلۃ المؤثرۃ فی اثمھا التشبہ بالرجال فانہ لایجوز کا لتشبیہ بالنساء" یعنی مجتبیٰ شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گناھگار و ملعونہ ہوجائے بززازیہ میں زائد فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے اس لئے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی طاعت نہیں اسی لئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور علت گناہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو موئے سر تراشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جس طرح مرد کو ریش تراشی حرام ہونے کی علت یہ کہ عورتوں سے "تشبہ" ہے اور وہ دونوں ناجائز۔

نص ۳۳ ... ملا علی قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں "حلق اللحیۃ منھی عنہ" داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

نص ۳۴ ... علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں "اما حلقھا نمھی عنہ لانہ عادۃ المشرکین" داڑھی مونڈنا ممنوع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے۔

نص ۳۵ ... اشعۃ اللمعات سے گذرا علت در حرمت حلق لحیہ ہمیں است۔

نص ۳۶ ... اسی میں ہے حلق کردن لحیہ حرام است و روش فرنج و ہنود جوالقیان ست کہ ایشانرا قلندریہ گویند۔

نص ۳۷ ... فتح المعین بشرح قرۃ العین میں ہے "یحرم حلق لحیۃ" داڑھی مونڈنا حرام ہے۔

فائدہ ... جس طرح داڑھی مونڈنا' کتروانا بالاتفاق حرام و گناہ ہے یوں ہی ہمارے ائمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہے۔

امام قاضی عیاض پھر امام ابو زکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں "یکرہ الشھرۃ فی تعظیمھا کما یکرہ فی قصھا و جزھا" اسی میں ہے "وکرہ مالک طولھا

جدا" حضور اقدس ﷺ و حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت ابو ہریرہ و غیرہما صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے افعال و اقوال اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ و محرر مذہب امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عامہ کتب فقہ و حدیث کی تصریح سے اسکی حد یکمشت ہے ابھی نصوص علماء سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا۔ قبضہ سے زائد قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ میں بلفظ وجوب تعبیر کیا تفصیل اس کی بحر و نہر اور در مختار اور اس کے حواشی وغیرہا کتب فقہ اور مرقاۃ و لمعات و منہاج وغیرہ کتب حدیث اور قوت القلوب و احیاء العلوم وغیرہما کتب سلوک میں دیکھئے۔

قول عرب کہ اس ناقل نے لکھا اور نہ اس کا قائل جانا نہ منقولہ ہی ٹھیک نقل کیا اس میں اسی طول فاحش و مفرط کی ناپسندی ہے ورنہ طول تو سبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ بھر ہو آخر جسم ہے اور جسم بے طول ناممکن تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم قومی و ملکی و مذہبی عادت ہمیشہ داڑھی رکھتی رہی ہے وہ اس کے نہ ہونے کی مذمت کرتے اور اسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح و امام "احنف" سے گذرا قوت القلوب شریف میں امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے "من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ" اس میں بعض ادیبوں سے نقل فرمایا "فی اللحیۃ خصال نافعہ منہا تعظیم الرجل و النظر الیہ بعین العلم و الوقار و رفعہ فی المجالس و الاقبال علیہ و تقدیمہ علی الجماعہ و تعقیلہ" اسی طرح احیاء العلوم میں ہے

یہ زنخندان کے دو تین بال جو اس خلیع العذر کے نزدیک حد اعتدال' عرب اسے منحوس و مذموم جانتے اور عجم کیا اچھا سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اس پر مثلیں زباں زد ہوئیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ "خیر الامور اوسطہا قال تعالیٰ وکان بین ذلک قواما و قال تعالیٰ وابتغ بین ذلک سبیلا و قال تعالیٰ عوان بین ذلک" کو سچ کے بارے میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال و وقائع بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں زیر حدیث

"ایاکم والاشقر الارزق" ذکر کئے جسے دیکھنا ہو وہاں دیکھے

تنبیہہ دہم... بقیہ دلائل تحریم میں دلیل اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور مثلہ حرام اب کتب فقہیہ سے کتاب الحج کا احرام باندھئے

نص ۳۸... ہدایہ میں ہے "حلق الشعر فی حقہا مثلہ کحلق اللحیۃ فی حق الرجال"

نص ۳۹... کافی شرح وافی "لا یحلق ولکن یقصر لان الحلق فی حقہا مثلۃ والمثلۃ حرام و شعر الراس زینۃ لھا کاللحیۃ للرجل کما لا یحلق لحیۃ عند الخروج من الاحرام ھکذا لا یحلق شعرھا"

نص ۴۰، ۴۱... امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی بدائع پھر علامہ علی قاری مسلک متقسط میں فرماتے ہیں "حلق اللحیۃ من باب المثلۃ"۔

نص ۴۲، ۴۳... تبیین الحقائق و ابو مسعود مصری "حلق راسہا مثلہ کحلق اللحیۃ فی الرجل"۔

نص ۴۴... نیز تبیین میں ہے "لا یاخذ من لحیۃ شیئا لانہ مثلۃ"۔

نص ۴۵، ۴۶... بحر الرائق و طحاوی علی الدرر واللفظ للبحر "لا یحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ"۔

نص ۴۷... برجندی شرح نقایۃ "حلق الراس فی حقہا مثلۃ لحلق اللحیۃ فی حق الرجل"۔

نص ۴۸... شرح اللباب "اما المراۃ فلیس لھا الا التقصیر لما سبق من ان حلق رأسہا مثلہ کحلق الرجل اللحیۃ"۔

نص ۴۹... طریق المرید سے گزرا کہ "النقصان منہا مثلۃ" ان سب عبارات کا حاصل یہی کہ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا۔ یہ مسئلہ ایسا اضحہ جلیہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام خواص و عوام اس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں گیسو بریدہ گالی ہے یونہیں مرد کے لئے داڑھی منڈا۔ ہاں ناپاک طبائع کا ذکر نہیں۔ بہتیرے مرد زنانے بنتے

محافل میں ناچتے اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں اور ان حرکات سے اصلا عار نہیں رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ و السلام سے ہے یوہیں یہ اشارہ بھی اقوال قدیمہ رسل عظام سے "اذالم تستح فاصنع ما شئت" بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن۔ اب امام ابو البرکات عبداللہ سفی کا ارشاد المثلہ حرام بھی "اشعۃ اللمعات" سے گزرا علت در حرمت مثلہ ہمیں است احادیث لیجئے کہ امید کرتا ہوں مجموعا اس تحریر کے سوا شاید نہ ملیں

حدیث ۱۸... امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لعن اللہ من مثل بالحیوان" اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے۔ طبرانی نے بسند حسن ان سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "من مثل بالحیوان فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ وبنی آدم سب کی لعنت۔

حدیث ۱۹... شافعی احمد دارمی و مسلم و ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی ابن حبان بیہقی ابن الجار و حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے "اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا والا تغلوا ولاتغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا" جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو۔ نہ عہد توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچے کو قتل کرو۔

حدیث ۲۰... امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبدالجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا "سیروا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تقتلوا ولیدا" چلو! خدا کے نام پر۔ خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بد عہدی کرو نہ خیانت نہ بچے کا قتل۔

حدیث ۲۱... حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفرباللہ لا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فھذا عھداللہ و سیرۃ نبیہ" لے! خدا کی راہ میں لڑ۔ منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل کرو یہ اللہ تعالٰی کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے ﷺ

حدیث ۲۲... بیہقی سنن میں امیرالمومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے حدیث طویل میں راوی رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے "لا تمثلوا بآدمی ولا بھیمۃ" مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو۔

حدیث ۲۳ تا ۲۵... احمد و بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد و ابوبکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی "نھی رسول اللہ ﷺ عن النھبۃ والمثلۃ" رسول اللہ ﷺ نے لوٹ مار اور مثلہ سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۶، ۲۷... ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام ابو جعفر طحاوی و سلیمن بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی "نھی رسول اللہ ﷺ و لفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ ﷺ ینھی ان یمثل بالبھائم" رسول اللہ نے چوپاؤں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۸ تا ۳۰... ابوبکر بن ابی شیبۃ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی "نھی رسول اللہ ﷺ عن المثلۃ ھذا حدیث الحاکم عن عمران ومثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر و حدیثا المغیرۃ و اسماء" رسول اللہ ﷺ نے مثلہ سے منع فرمایا۔

حدیث ۳۱... طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی "سمعت رسول اللہ ﷺ نھی عن المثلۃ ولو بالکلب العقور" میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

حدیث ۳۲، ۳۳... ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق موسی بن ابی حبیب

حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لا تمثلوا بشئ من خلق اللہ عزوجل فیہ روح" خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۴، ۳۵ ... ابوداود و طحاوی حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلا راوی "کان النبی ﷺ یحث علی الصدقۃ و ینھی عن المثلۃ" ھذا لفظ ابی داود و لفظ الطحاوی قلما خطب خطبۃ الا امرنا فیھا بالصدقۃ و نھانا عن المثلۃ و لفظھما فی حدیث العرنیین عن قتادہ بلغنا ان النبی ﷺ کان بعد ذلک یحث علی الصدقۃ و ینھی عن المثلۃ و بمعناہ لابن ابی شیبۃ و الطحاوی عن عمران فی حدیث المار" یعنی کوئی کم خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ ﷺ صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں۔

حدیث ۳۶ ... طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لا تمثلوا بعباد اللہ" اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

حدیث ۳۷، ۳۸ ... ابن عساکر و ابن نجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا سے مرسلاً راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لا امثل بہ فیمثل اللہ بی یوم القیمۃ" حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اسے اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

حدیث ۳۹ ... بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ ﷺ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا "لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولا تغلل" نہ عہد توڑنا نہ مثلہ کرنا نہ بزدلی نہ خیانت۔

حدیث ۴۰ ... کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجرین ابی امیہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا جس میں ارشاد ہے "ایاک و المثلۃ فی الناس فانھا ماثم و منفرۃ الا فی قصاص" لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں۔

اللہ اکبر! جب چوپاؤں سے مثلہ حرام چوپائے درکنار کھٹکتے کتے سے بھی ناجائز سے بھی گزریے حربی کافر سے بھی منع تو خود مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام و موجب لعنت و انتقام ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ

حدیث ۴۱... طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق" جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین۔ یہ حدیث خاص مثلہ مو میں ہے بالوں کا مثلہ یہی جو کلمات ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت کے سر کے بال منڈالے یا مرد داڑھی یا عورت خواہ مرد بھنویں "کما یفعلہ کفرۃ الھند فی الحداد" یا سیاہ خضاب کرے "کما فی المناوی و العزیزی و الحفی شروح الجامع الصغیریۃ" یہ سب صورتیں مثلہ مو میں داخل ہیں اور سب حرام۔

دلیل دوم... داڑھی منڈانا زنانی صورت بننا اور عورتوں سے "تشبہ" پیدا کرنا اور مرد کو عورت، عورت کو مرد سے کسی لباس، وضع چال ڈھال میں بھی "شبہ" حرام نہ کہ خاص صورت و بدن میں۔ ظاہر ہے کہ عورت و مرد کا جسم ظاہر میں مابہ الامتیاز یہی چوٹی اور داڑھی ہے اسی طرح تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا۔

امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی غایت البیان علامہ طوری تکملہ۔ بحر سب علما کتاب الجنایات اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "ان للہ ملئکۃ تسبیحھم سبحن من زین الرجال باللحی و النساء بالقرون و الذوائب لیس عند الاتقانی فی سحی لفظ القرون" بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے "پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔ بلکہ

داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی والہذا۔

نص ۵۰، ۵۱... امامین جلیلین قوت و احیاء میں فرماتے ہیں "اللحیۃ من تمام خلق الرجال و بھا تمیز الرجال من النساء فی ظاھر الخلق" داڑھی آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اسی سے متمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہری صورت میں لاجرم بزازیہ و در مختار و رد المحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو موئے سر مرد کو داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے کہ اس میں ایک دوسرے سے "شبہ" ہے

نص ۵۲ ... سیدی عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں "الحکمۃ فی تحریم "تشبہ" الرجل بالمراۃ تشبہ المراۃ بالرجل انھما مغیران خلق اللہ" مرد عورت کا باہم "تشبہ" حرام ہونے کی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اس میں خدا کی بنائی ہوئی چیز بدلتے ہیں۔ یہ اشارہ ہے اسی آیہ کریمہ "فلیغیرن خلق اللہ" کی طرف تو یہ آیت تھی اب بتوفیق اللہ تعالیٰ احادیث لیجئے۔

حدیث ۴۲ ... امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں "لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء و المتشبھات من النساء بالرجال" اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔

طبرانی کی روایت میں یوں ہے "ان امراۃ مرت علی رسول اللہ ﷺ متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبھات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء" حضور اقدس ﷺ کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی۔

حدیث ۴۳... بخاری ابوداود و ترمذی انہیں سے راوی "لعن رسول اللہ

ﷺ المخنثین من الرجال و المترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیو تکم" رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

حدیث ۴۴... بخاری و ابوداود ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "اخرجوا المخنثین من بیو تکم" زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

حدیث ۴۵ ...ابوداود و نسائی ابن ماجہ و ابن حبان حاکم .سند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی "لعن رسول اللہ ﷺ الرجل یلبس لبسہ المراۃ والمراۃ تلبس لبسۃ الرجل" رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور اس عورت پر کہ مرد کا۔

حدیث ۴۶...ابو داود .سند حسن عبد اللہ ابن ملیکہ سے راوی "قال قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان امراۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ ﷺ الرجلۃ من النساء" ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

حدیث ۴۷ ...امام احمد .سند صحیح ایک تابعی ہذیلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گذری عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابو جہل۔ فرمایا میں نے سید المرسلین ﷺ کو فرماتے سنا "لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال" ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے "تشبہ" کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے و رواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصرا۔

حدیث ۴۸...امام احمد .سند حسن اور عبد الرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی "لعن رسول اللہ ﷺ مخنثی الرجال الذین

يتشبهون بالنساء والمترجلات من النساء والمتشبهات بالرجال (وفی طریقہ لاحمد و روایۃ عبد الرزاق بعد هذا والمتبتلین الذین یقولون لا نتزوج والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک و راکب الفلاة وحدہ الباۃ وحدہ ۱۲ منہ) و راکب الفلاة وحدہ" رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو یعنی جو خطرے کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

حدیث ۴۹... طبرانی کبیر میں ۔سند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں " ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ ابدا الدیوث والرجلۃ من النساء و مدمن الخمر" تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث مرد اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔

حدیث ۵۰... احمد و نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں " ثلثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمراۃ المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال والدیوث" تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت، جو مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔

حدیث ۵۱... نسائی سنن اور بزاز اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "ثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث و رجلۃ النساء" تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت۔

حدیث ۵۲... بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ و یمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال والذی یاتی بالرجل" چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے

سے جماع کرے اور اغلامی۔

حدیث ۵۳... طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی "اربعۃ لعنھم اللہ فوق عرشہ وأمنت علیھم ملٰئکتہ الذی یحصن نفسہ عن النساء ولا یتزوج ولا تیسری لئلا یولد لہ والرجل یتشبہ بالنساء و قد خلقہ اللہ ذکرا و المراۃ تتشبہ بالرجال و قد خلقھا اللہ انثی و مضلل المسکین وفی اخری لہ عند اربعۃ لعنوا فی الدنیا والاخرۃ و اُمنت الملٰئکۃ رجل جعلہ اللہ ذکرا و انثا نفسہ وتشبہ بالنساء وامراۃ جعلھا اللہ انثی فتذکرت و شبھت بالرجال و اللذی یضل الاعمی و رجل حصور و لم یجعل اللہ حصورا الا یحیی بن زکریا" حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور ان کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بھکانے یا مسکین کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبان نصاری کی طرح بنے۔

حدیث ۵۴... ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لعن اللہ والملٰئکۃ رجلا تانث وامراۃ تذکر" اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

دلیل سوم... داڑھی منڈانا کتروانا شعار کفار میں ان سے "تشبہ" ہے اور وہ حرام۔

تنبیہہ ہشتم... کی متعدد احادیث سے گزرا کہ یہ خصلت شنیعہ مجوس و یہود و مشرکین کی ہے اور نہم کے نصوص عدیدہ میں کہ مجوسیوں یہودیوں' ہندووں' فرنگیوں کی اور حدیث اول و سوم و چہارم میں گزرا کہ مشرکوں کا خلاف کرو یہودیوں کی صورت نہ بنو اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

نص ۵۳ تا ۵۵... لمعات سے گزرا کہ داڑھی باندھنے والے سے نبی

ﷺ نے اپنی بیزاری اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اس میں بے دینوں سے "تشبہ" ہے علامہ طیبی و علامہ طاہر سے گزرا کہ وجہ نہی مشابہت کفار ہے۔

نص ۵۶، ۵۷ ...بدائع امام ملک العلماء و شرح منسک متوسط میں ہے "حلق اللحیہ تشبہ بالنصاری" داڑھی منڈانی نصاری کی سی صورت بنانی ہے۔

نص ۵۸ ...جب در مختار میں فرمایا داڑھی نہ رکھنا یہود و ہنود کا کام ہے علامہ طحاوی نے فرمایا "والتشبہ بھم حرام" ان سے "تشبہ" حرام ہے۔

نص ۵۹، ۶۰ ...علامہ اسمعیل بن عبدالغنی حاشیہ درر غرر پھر علامہ عبدالغنی بن اسمعیل حاشیہ طریقہ محمدیہ نوع ثامن آفات لسان میں فرماتے ہیں پس زی الافرنج کفر علی الصحیح اھ مختصراً فرنگیوں کی وضع پہننی صحیح مذہب میں کفر ہے۔

حدیث ۵۵ ...بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرام و یبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیہ و مطلب دم امرئی بغیر حق لیھریق دمہ" اللہ عزوجل کے سب سے زیادہ تین شخص دشمن ہیں حرم شریف میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اس کے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔ علامہ طیبی سے مجمع البحار میں ہے "اذا ترتب ھذا الوعید علی طلبہ فعلی المباشر اولی" جب سنت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنے والا بدرجہ اولی۔

حدیث ۵۶، ۵۷ ...بخاری علیقا اور احمد و ابویعلی و طبرانی کاملا حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابوداود ان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابو حذیفہ صاحب سر رسول اللہ ﷺ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جعل الذل والصغر علی من خالف امری و من تشبہ بقوم فھو منھم" رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے "تشبہ" کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ میں ہے "ای من تشبہ بالکفار فی اللباس

وغیرہ فھو منھم اھ باختصار" یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ انہیں کافروں میں سے ہیں۔

حدیث ۵۸... ترمذی و طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لیس منا من شبہ بغیرنا لاتشبھوا بالیھود ولا بالنصاری فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع و تسلیم النصاری بالاکف" ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے "تشبہ" کرے نہ یہود سے "تشبہ" کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور نصاری کا ہتھیلیوں سے

حدیث ۵۹ ... مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا" جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

حدیث ۶۰... ابن حبان اپنی صحیح میں ابوعثمان سے راوی ہمارے پاس پیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے "ایاکم و زی الاعاجم" پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔

تذلیل حدیث ۶۱ ... ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "من لم یعمل بسنتی فلیس منی" جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔

حدیث ۶۲ ... ابن عساکر حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فرماتے ہیں "من رغب عن سنتی فلیس منی" جو میری سنت سے منہ پھیرے میرے گروہ سے نہیں۔

حدیث ۶۳ ... خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "من خالف سنتی فلیس منی" جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں۔

حدیث ۶۴ ... ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب سنتی

فلیس منی" جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔

حدیث ۶۵... بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "ان لکل شرۃ و لکل شرۃ فترۃ فمن کان فترۃ الی سنتی فقد اھتدی و من کانت الی غیر ذلک فقد ھلک "یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہوجائے "ربنا بقدرتک علینا و عجزنا لدیک و بغناک عنا و بفاقتنا الیک لا تھلکنا بذنوبنا ولا تواخذنا بما عملنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ربنا انک رووف رحیم امین والحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد شفیع المذنبین و الہ و صحبہ اجمعین ○" آمین

خاتمہ

"رزقنااللہ حسنھا" اب کہ بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہی کو پہنچا اکثر ابنائے زمانہ کی ہمت اور دین و علم کی جانب رغبت معلوم۔ کسی دینی تحریر کے چند ورق دیکھنے بھی ان پر گراں اور داستانوں دیوانوں کے دفتر الٹ جائیں سیری کہاں۔ لہٰذا ہم بعض مضامین میں ایک رسالہ کا ایک جدول میں خلاصہ لکھتے ہیں جنہیں اللہ و رسول پر ایمان اور روز قیامت پر ایقان ہے ملاحظہ کریں کہ قرآن و حدیث و نصوص ائمہ علمائے کرام قدیم و حدیث میں داڑھی منڈانے کتروانے پر کیا کیا ہولناک سزائیں وعیدیں مذمتیں تہدیدیں وارد ہیں ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی اور جو تفصیل چاہے تو یہ فتویٰ وافی اب جس میں عذاب الٰہی کی طاقت ہو نیچریان عنود کی بات سنے مجوس و ہنود کی صورت بنے ان جانگزا آفتوں کو گوارا کرے اور جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا منہ اسلامی بنالے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعار کفر سے کنارہ کرے "واللہ الھادی وولی الایادی"

جدول ان سزاؤں وعیدوں مذمتوں کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات و احادیث ونصوص مذکورہ سے ثابت ہیں

میزان فرامین	فرمان عدالت	سزا و ندمت	شمار
۴۱	۹ آیات ۱۔۲۔۷۔۸۔۱۳۔۱۵ تا ۱۸۔۳۲ حدیث ۱ تا ۱۰۔۱۹ تا ۳۸۔۴۰۔۵۸	اللہ ورسول کے نافرمان ہیں جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱
۱	آیت ۵	شیطان لعین کے محکوم ہیں	۲
۳	آیت ۱۰ نص ۱۸ و ۱۹	سخت احمق ہیں۔	۳
۱	آیت ۱۴۔	اللہ ان سے بیزار ہے	۴
۲	حدیث ۱۱ و ۱۳	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہیں۔	۵
۱	حدیث ۱۰	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے	۶
۷	حدیث ۳ و ۴ نص ۱ تا ۵	یہودی صورت ہیں۔	۷
۱۴	حدیث ۴ نص ۱ تا ۵۔۱۳ تا ۱۷ ۳۶۔۵۶۔۵۷	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں۔	۸
۱۲	حدیث ۲ و ۶ نص ۱ تا ۵۔۱۳ تا ۱۷	مجوس کے پیرو ہیں	۹
۱۳	حدیث ۱ نص ۱ تا ۵۔۱۳ تا ۱۷، ۳۴۔۳۶	ہندوؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں	۱۰
۷	حدیث ۴۷۔۵۸۔۵۹۔۶۱ تا ۶۴	مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں	۱۱

میزان فرامین	فرمان عدالت	سزا و ندمت	شمار
۲	حدیث ۵۶ ۔ ۵۷	انہیں اپنے ہم صورتوں نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں	۱۲
۹	حدیث ۴۳ ۔ ۴۴ نص ۶ تا ۱۲	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں ۔	۱۳
۱۶	نص ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۳۸ تا ۴۹ ۔ ۵۲	مبدلین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں ۔	۱۴
۷	حدیث ۴۳ ۔ ۴۸ نص ۱ تا ۵	زنانے مخنث ہیں ۔	۱۵
۱	حدیث ۲۱	خدا کے عہد شکن ہیں ۔	۱۶
۲	حدیث ۵۶ ۔ ۵۷	ذلیل و خوار ہیں ۔	۱۷
۱	حدیث ۴۰	گھنونے قابلِ نفرت ہیں ۔	۱۸
۳	حدیث ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵	مردود الشہادت ہیں ۔	۱۹
۱	آیت ۱۸	پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے ۔	۲۰
۲	آیت ۱۸ حدیث ۶۵	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں ۔	۲۱
۳	حدیث ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۴۱	دین میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں ۔	۲۲
۱	آیت ۱۸	عذاب الٰہی کے منتظر	۲۳
۱	حدیث ۵۵	اللہ عزوجل کو سخت دشمن و مبغوض ہیں ۔	۲۴
۱	حدیث ۵۳	صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں شام ہیں تو اللہ کے غضب میں	۲۵
۲	حدیث ۳۷ ۔ ۳۸	قیامت کے دن انکی صورتیں	۲۶

شمار	سزا و ندمت	فرمان عدالت	میزان فرامین
	بگاڑی جائیں گی ۔		
۲۷	اللہ و رسول کے ملعون ہیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اللہ و ملائکہ و بشر سب کی ان پر لعنت ہے فرشتوں نے انکے لعنتی ہونے پر آمین کہی	ہشت احادیث ۱۸۔ ۴۲۔ ۴۳ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۸۔ ۵۳۔ ۵۴	8
۲۸	اللہ تعالیٰ ان پر نظرِ رحمت نہ فرمائیگا	حدیث ۵۰	۱
۲۹	وہ بہشت میں نہ جائیں گے ۔	حدیث ۴۹۔ ۵۱	۲
۳۰	اللہ عزو جل انہیں جہنم میں ڈالے گا والعیاذ باللہ تعالےٰ	آیت ۱۴	۱

الحمدُ للہ یہ مختصر رسالہ جس میں علاوہ زوائد کے اصل مقصد میں اٹھارہ [۱۸] آیتوں بہتر [۷۲] حدیثوں ساٹھ [۶۰] ارشادات علماء جملہ ڈیڑھ سو نصوص نے باطل کا ازہاق حق کا احقاق کیا۔ غرۂ رجب روز جمعہ مبارکہ سنہ ۱۳۰۵ ہجریہ قدسیہ کو قمر التمام و بدر سماء اختتام اور بلحاظ تاریخ لمعۃ الضحٰے فی اعفاء اللحٰے [۱۳] نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وسراج افقہ سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین ۔ وآخر دعونٰنا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

عبدہٗ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

کتبہ

محمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سُنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰے احمد رضا خاں

ما احسن ہذا التحریر العزیز التحریر ⁂ الذی حررہ مولانا النحریر ⁂ وقد اصاب فی الجواب واتی فیہ بشئ عجاب ⁂
لیس منہ اولوا النہی ⁂ ولا یتأنث بعد اولوا اللحی . لانہ اذا انبت القرطاس الیابس سطوراً ابہی ⁂ فاولی ان
ینبت الخد الرطب شعوراً انقی ⁂ کیف لا وقد رفع ہذہ الضنا بین المحررۃ الاعذار البارد ۃ ممن تحقہم
مرض حلق اللحی ⁂ وقد تبین مفاسدہ کالشمس فی الضحی ⁂ اللاتی فیہا اشعار لمن یخاف عذاب ربہ ویخشاہ
واضطرار الی الخلق لمن یبعد النفس عن الہوی وینہی ⁂ فعجب غایۃ العجب من ذی الشعور الصحیح الذی
لیس لہ داء من الثعلب والحیۃ ⁂ وقد اصیب بمرض اللحیۃ ⁂ التی ہی زینۃ للرجل ومحاسن ⁂ ولذا یقال
لہا المحاسن ⁂ فمن ہذہ الوجوہ وجوہ من اطالہا حمراء فی الاولی ⁂ وبیضاء فی الاخری ⁂ ووجوہ من
ازالہا صفراء فی الدنیا ⁂ وسوداء فی العقبی ⁂ صاننا اللہ تعالی عن سواد الوجہ فی الدارین ⁂ و
رزقنا اتباع سنۃ رسول الثقلین ⁂ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ
واولیاء امتہ فی الیوم الاظہر واللیل الدجی ⁂ صلوۃ دائمۃ متوالیۃ وسلاما متکاثرا متعاقبا لا تعد و
لا تحصی ⁂

کتبہ عبدہ العاصی سلطان احمد البریلوی عفی عنہ

۱۳ ۱۵ ھ

ہے یا حرف پھپنتی شکل ثانی میں کونی کمال جمال یا اظہار کمال نقص ہیئت ثالث میں کونسا خط وکیف حاصل ہوسکتا ہے بہرکیف اس مفید رسالہ میں جو کچھ اس فریق کے واسطے جامعیت کے ساتھ لکھا انتہا درجہ کا تحقیق اور نقص فیضانِ حق ہے فھو الحق المطاع والحق ان الحق احق بالاتباع لقد اجاد ھذا الحبر المتوقد النقاد فیما اجاب وافاض وافاد۔ واللّٰہ الھادی الیٰ سبیل الرشاد۔ کتبہ افقر العباد عبدہ النعمانی ارصلہ اللّٰہ سبحنہ الیٰ اقصی الامانی بحرمۃ السبع المثانی ÷

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور / بھیجیں سب ان کی شوکت پر لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا / مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ترجمہ: امام اہل محبت نے اللہ ورسول کی بارگاہ میں اپنی دلی اور آخری خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس دنیا میں جس طرح مجھے اپنے رؤف ورحیم کی بارگاہ میں سلام پڑھنے اور لکھنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے اسی طرح قیامت کے روز بھی آپ کا قرب نصیب ہو اور جب آپ کی محشر میں تشریف آوری ہو تو مجھے حکم ہو اے احمد رضا اب تو وہ سلام پڑھ جس کا مطلع ہے۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

سر محشر آپ کی تشریف آوری اور خدمت کے قدسی: ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان محشر کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا جب لوگ قبور سے نکلیں گے تو ان میں اول میں ہوں گا جب اللہ کے حضور جائیں گے تو میں ان کی قیادت کر رہا ہوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی نمائندگی کروں گا جب وہ ناامید ہوں گے تو میں شفاعت کروں گا اور جب وہ پریشان حال ہوں گے تو میں انہیں خوش کروں گا کرم کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اولاد آدم میں سے میرا مقام اللہ کے ہاں سب سے بلند ہوگا۔

یطوف علی الف خادم کانہم لؤلؤ مکنون (الترمذی) چمکدار موتیوں سے بڑھ کر خوبصورت ہزار خادم میرے اردگرد ہوں گے۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ستر ہزار صبح اور ستر ہزار شام حاضر ہو کر اپنے پروں کو قبر انور کے ساتھ لگا کر زیارت و برکت حاصل کرتے ہوئے درود و سلام عرض کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ جب میدان محشر میں تشریف لائیں گے۔ خرج فی سبعین الفامن الملائکۃ یوقرونہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تو ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں ہوں گے۔ (التذکرہ للقرطبی ۲۱۴)

انہی فرشتوں اور خدام کو اعلیٰ حضرت نے "خدمت کے قدسی" کہا ہے۔

یعنی جب فرشتوں کے جھرمٹ میں میدان محشر میں میرے کریم آقا کی تشریف آوری ہو تو فرشتے مجھ سے کہیں اے احمد رضا اب جھوم جھوم کر اور وجد کرتے ہوئے پڑھئے۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اور واقعۃً اعلیٰحضرت ہی نہیں ہر وہ شخص جس نے خلوص نیت سے اپنے آقا کے حضور کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھا ہوگا اسے قیامت کے روز یہ موقعہ ملے گا کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلاۃ۔

روز قیامت میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے کثرت کے ساتھ درود و سلام عرض کرنے والا ہوگا۔

(الترمذی)

اعلیٰ حضرت کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ عالم اسلام کے گوشے گوشے میں لوگ انہی الفاظ میں سلام عرض کرتے ہیں جو انہوں نے تحریر فرمائے تو جو ثواب و اجر ان پڑھنے والوں کو نصیب ہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت کے درجات میں بھی بلندی ہو رہی ہے اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ اپنے دور کے سب سے زیادہ سلام عرض کرنے والے اعلیٰ حضرت ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے پیارے حبیب کی بارگاہ میں ادب و نیاز کے ساتھ درود و سلام عرض کرنے کی توفیق بخشے اور ان اہل محبت کا صدقہ ہمیں بھی قیامت کے روز یہ شرف نصیب ہو:

ساتھ ہم سب بھی ہوں زمزمہ خواں رضا / جبکہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام / شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جمعیت اشاعت اہلسنت کی دیگر مطبوعات

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف / مرتبہ	مقدار
1	جشن بہاراں	پروفیسر مسعود احمد صاحب	ختم
2	ایصال ثواب اور گیارہویں	مولانا محمد امجد علی اعظمی	ختم
3	اظہار حق	مفتی عبدالمتین سہروردی	ختم
4	اندھیرے سے اجالے کی طرف	مفتی عبدالحکیم شرف قادری	ختم
5	رجب کی فاتحہ	سید شجاعت علی قادری صاحب	ختم
6	فضل العلم والعلماء	مولانا نقی علی خان صاحب	ختم
7	فتنہ طاہری کی حقیقت	مفتی قاری محبوب رضا خان	ختم
8	محاسن کنزالایمان	مولانا ملک شیر محمد اعوان خان	ختم
9	عملی گرفت پروفیسر	مفتی قاری محبوب رضا خان	ختم
10	تین سگے بھائی	مولانا ضیاء اللہ قادری کوٹلوی	ختم
11	محبت کی نشانی	پروفیسر مسعود احمد صاحب	ختم
12	پردہ اٹھتا ہے	ڈاکٹر اقبال اختر القادری	ختم
13	متحدہ عرب امارات کا فتویٰ جشن عید ملادالنبی	جمعیت اشاعت اہلسنت	ختم
14	میلادالنبی یا وفات النبی	مفتی محمد اشرف القادری	موجود
15	فتنہ جماعت المسلمین	مولانا لیاقت علی معصومی صاحب	ختم
16	بدمذہبوں سے رشتے	مفتی جلال الدین امجدی صاحب	ختم
17	ماتم جائز نہیں	مفتی محمد اشرف القادری	موجود
18	وثائق بخشش شرح حدائق بخشش (اول)	مفتی غلام یسین امجدی	موجود
19	وثائق بخشش شرح حدائق بخشش (دوئم)	مفتی غلام یسین امجدی	موجود
20	بول کہ لب آزاد ہیں تیرے	ڈاکٹر اقبال اختر القادری	ختم
21	منکرین رسالت کے مختلف گروہ	علامہ ارشد القادری صاحب	ختم
22	فتنہ گوہریہ	ابو حمزہ رضوی صاحب	موجود
23	آئینہ شیعہ نما	علامہ فیض احمد اویسی صاحب	ختم
24	نورانی سوالات	ابو حمزہ رضوی صاحب	ختم
25	قصیدہ بردہ شریف	ابو حمزہ رضوی صاحب	موجود
26	دعوت انصاف	علامہ ارشد القادری صاحب	ختم
27	انوار الانتباہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب	موجود
28	شفاعت سید المحبوبین	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب	موجود
29	اہلسنت وجماعت کون ہے؟	مولانا ضیاء اللہ قادری کوٹلوی	موجود
30	کونڈوں کی فضیلت	مولانا حسن علی رضوی	موجود
31	زیارت حرمین شریفین	مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب	موجود
32	وما ارسلنک الا رحمت اللعالمین	علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب	موجود
33	عبادت واستعانت	علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب	موجود
34	عصمت انبیاء	علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب	موجود
35	شفاالوالہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب	موجود
36	اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ	مولانا حسن علی رضوی	موجود
37	گستاخ رسول کی شرعی سزا	علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب	موجود
38	کرامات اعلیٰ حضرت	ڈاکٹر اقبال احمد رضوی	موجود
39	تعویذ کا شرعی حکم	مفتی عبداللہ نعیمی صاحب	موجود

نوٹ : مندرجہ بالا موجود کتب 'جمعیت اشاعت اہلسنت کے مرکزی دفتر' نور مسجد 'کاغذی بازار' میٹھادر' کراچی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔